ایصالِ ثواب کے موضوع پر
آیاتِ قرآنی، احادیثِ مبارکہ، عقلی اور نقلی دلائل پر مشتمل
آسان فہم، مفصّل اور مدلّل کتاب

اسبابِ مغفرت

ابو محمد خلیفہ
محمد انجم سعید بیگ نقشبندی

ایصالِ ثواب کے موضوع پر
آیاتِ قرآنی، احادیثِ مبارکہ، عقلی اور نقلی دلائل پر مشتمل
آسان فہم، مفصّل اور مدلّل کتاب

اسبابِ مغفرت

ابو محمد خلیفہ
محمد نجم سعید بیگ نقشبندی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

نام کتاب ---------- اَسْبابِ مَغْفِرَت

مرتب ---------- ابو محمد خلیفہ محمد انجم سعید بیگ نقشبندی

صفحات ---------- ۹۶

ہدیہ ---------- ۳۰ روپے

اشاعت ----------

ملنے کا پتہ ---------- مُسلم کتابوی، گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور

فون۔ 7225605

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا اور جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

الترغیب والترھیب

معزز قارئین! سورۃ البقرۃ کی آیت ۵۷ کا ایک حصہ تحریر کیا۔ میرا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں۔ اللہ رب العزۃ نے مسلمانوں کو پاک رزق کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ناپاک اور حرام وہ شے ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول ﷺ نے ناپاک اور حرام کہا اور کسی شے کے پاک اور حلال ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے ناپاک اور حرام نہیں فرمایا۔ ناجائز ہونے کے لئے دلیل شرعی کا ہونا ضروری ہے اور کسی شے کے جائز ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ شریعت نے اسے ناجائز نہیں کہا۔ شریعت کا ایک اصول ہے اور اس اصول پر تمام مذاہب، مسالک اور فرقے متفق ہیں کہ ہر شے کی اصل اباحت و جواز ہے یعنی ہر شے جائز ہے جب تک کہ اس کے ناجائز ہونے

کی دلیل شریعت سے نہ ملے۔ چنانچہ قرآن پاک کی چند آیات بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں:۔

آیت ۱۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

سورۃ البقرۃ آیت ۶۰

ترجمہ:۔ کھاؤ اور پیو اللہ کا دیا (رزق) اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو۔

آیت ۲۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق سورۃ البقرۃ آیت ۲۹

ترجمہ:۔ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

تفسیر:۔ اس سے معلوم ہو کہ تمام قابل نفع چیزوں میں اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہیں یعنی جس کو اللہ اور رسول حرام نہ فرمائیں وہ حلال ہے کیونکہ ہر چیز ہمارے نفع کے لئے ہے۔ حلال ہونے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں حرام نہ ہونا ہی اس کی حلت کی دلیل ہے۔ حرام چیزوں میں بھی ہمارا نفع ہے کہ ان سے بچیں اور ثواب حاصل کریں۔ تفسیر نور العرفان ص ۸

آیت ۳۔ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ سورۃ الانعام آیت ۱۴۲

ترجمہ:۔ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔

تفسیر:۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جانوروں کو بلا دلیل حرام مان لینا شیطان کا اتباع ہے۔ جسے اللہ نے حرام نہ کیا وہ حلال ہی ہے۔ تفسیر نور العرفان ص ۲۳۲

آیت ۴۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج سورۃ الاعراف آیت ۳۱

ترجمہ:۔ کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔

آیت ۵۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط

سورۃ الاعراف آیت ۳۲

ترجمہ:۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور

قرآن پاک کی آیات کے بعد احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:۔

حدیث ۱۔ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ص ۵۹

روایت ہے حضرت ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ نے کچھ فرائض لازم فرمائے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ کچھ محرمات حرام کئے ہیں ان کی حرمت نہ توڑو کچھ حدیں مقرر کیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھولے خاموشی کی ان میں بحث نہ کرو۔

حدیث ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ ص ۳۹۹۔ ابوداود شریف

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جاہلیت والے لوگ کچھ چیزیں کھاتے تھے اور کچھ چیزیں گھن کرتے ہوئے چھوڑ دیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھیجا اور اپنی کتاب اتاری اور حلال کو حلال فرمایا، حرام کو حرام ٹھہرایا تو جو چیزیں حلال کردیں وہ حلال ہیں اور جو حرام کردیں وہ حرام ہیں اور جن سے خاموشی فرمائی وہ معاف ہیں۔

مذکورہ احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس شے کو اللہ عزوجل اور اس کے

رسول ﷺ [illegible]

علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حدیقہ شریف میں نقل فرماتے ہیں:۔

فَکُلُّ شَیْءٍ لَمْ یَدُلَّ الدَّلِیْلُ عَلٰی حُرْمَتِہٖ فَھُوَ مُبَاحٌ اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ الْاِبَاحَۃُ

حدیقۃ الندیۃ شرح طریقۃ المحمدیۃ جلد دوم ص ۲۵۵

جس شے کی حرمت کی کوئی دلیل نہ ہو وہ جائز ہے کہ ہر شے اپنی اصل کے اعتبار سے مباح (جائز) ہے۔

ہدایہ شریف میں ہے:۔ اَلْاَصْلُ الْاِبَاحَۃُ ہدایہ جلد دوم ص ۱۰۷

ہر شے کی اصل اباحت (جواز) ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:۔ قاعدۃ اِنَّ الْاِبَاحَۃَ اَصْلٌ

اَلْاَشْبَاہُ وَ النَّظَائِرُ مطبوعہ مصر ص ۶۶

یہ ایک قاعدہ ہے کہ اباحت وجواز ہر شے کی اصل بنیاد ہے۔

ردالمحتار میں ہے:۔ اَلْاَصْلُ الْاِبَاحَۃُ ردالمحتار جلد ۶ ص ۴۶۰

(ہر شے کی) اصل جواز ہے۔

کتب فقہ کے بعد مخالفین اہل سنت کی کتابوں کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:۔

دیوبندی فرقہ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی کتاب بہشتی زیور تیسرا حصہ صفحہ ۶۰ مطبوعہ تعمیری کتب خانہ راولپنڈی کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:۔

اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ الْاِبَاحَۃُ تمام اشیاء کی اصل یہ ہے کہ وہ جائز ہیں۔

برصغیر پاک وہند میں وہابیت کے بانی، غیر مقلدین کے محدث، مولوی نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:۔

واضح ہو کہ اصل اشیاء میں اباحت (جواز) ہے یعنی نہ اس فعل کے کرنے سے ثواب اور نہ اس کے ترک میں عقاب (عتاب)، جیسا کی آیت قرآنی اس پر دال (دلیل) ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا، فتح البیان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے، فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْیَاءِ الْمَخْلُوْقَۃِ الْاِبَاحَۃُ حَتّٰی یَقُوْمَ دَلِیْلٌ یَدُلُّ عَلَی النَّقْلِ عَنْ ھٰذَا الْاَصْلِ (اس میں دلیل ہے کہ اشیاء میں اصل حِلّت ہے تاوقتیکہ کوئی دلیل اسے حرام نہ کرے)۔ فتاویٰ نذیریہ جلد سوم صفحہ ۳۲۴ مطبوعہ نیو پبلک پریس، لال کنواں، دہلی نمبر ۶

معزز قارئین! قرآن پاک کی آیات، احادیث مبارکہ، کتب فقہ اور دیوبندیوں وہابیوں کی کتابوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جس شے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام نہیں کہا پس وہ حلال ہے۔

اس مسئلہ کو ذہن نشین کرنے کے بعد یہ بھی جان لیں کہ مسلمان، اپنے مسلمان بھائی کے انتقال کے بعد اس کے ایصالِ ثواب کے لئے جو اشیاء اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرے مسلمانوں کو کھلاتے ہیں وہ جائز ہیں، حلال ہیں، حرام ہرگز نہیں۔ کیونکہ اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں حرام نہیں کیا۔ یہ اشیاء حرام اس وقت ہوں گی اگر آپ کو قرآن پاک یا حدیث مبارکہ سے یہ پل جائے کہ اے ایمان والو تم پر حرام ہوئے قل کے چنے اور تیجہ، ساتہ، چہلم برسی کا کھانا اور عرس کا تبرک اور محرم کا کھچڑا اور گیارہویں کی کھیر اور میلاد کی مٹھائی لہذا ان سے بچتے رہنا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ پورا قرآن پاک پڑھ لیں، احادیث مبارکہ کی تمام کتابیں دیکھ لیں آپ کو یہ بات کہیں سے بھی نہ ملے گی۔ لہٰذا کسی شخص کا ان اشیاء پر حرمت کا فتویٰ لگانا غلط ہوگا۔

میّت کے لئے دعائے مغفرت کرنا:۔

ایصالِ ثواب خواہ بندہ مومن کے لئے دعائے مغفرت ہو یا صدقہ خیرات از روئے

شرع جائز مستحسن ہے۔ اس سلسلہ میں دلائل ملاحظہ فرمائیں:۔

آیت ۱۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ سورۃ الحشر آیت ۱۰

ترجمہ:۔ اور وہ (لوگ کامیاب ہیں) جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

تفسیر:۔ یعنی تمام صحابہ اور سلف صالحین کو (بخش دے)، اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے بلکہ سلف کے لئے بھی دعا کرے، دوسرے یہ کہ بزرگان دین خصوصاً صحابہ کرام اور اہل بیت کے عرس، ختم، نیاز اور فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ تفسیر نور العرفان ص ۸۷۳

اللہ رب العزۃ نے اس آیت مبارکہ میں ایسے لوگوں کی تعریف فرمائی جو اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ قل، تیجہ، ساتہ، چہلم وغیرہ محافل کا حاصل یہی ہے کہ اس محفل کے آخر میں اس مسلمان کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے جس کے ایصال ثواب کے لئے یہ محفل منعقد کی گئی۔

آیت ۲۔ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ سورۃ المومن آیت ۷

ترجمہ:۔ وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے ہمارے رب، تیری رحمت وعلم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

فرشتوں کو جب بندہ مومن کی دعائے مغفرت کی اجازت ہے تو مسلمان کے لئے کب ممانعت ہوگی۔ لہذا ایصال ثواب کی محافل میں اجتماعی طور پر مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے کہ فرشتے اجتماعی طور پر مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حدیث ۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ۔ مسند امام احمد مشکوۃ شریف مترجم جلد اول باب الاستغفار ص ۵۲۳

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ایک نیک بندے کے درجے کو جنت میں بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے اے رب مجھے یہ درجے کی بلندی کہاں سے ملی؟ رب تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کی تیرے لئے دعائے مغفرت کی وجہ سے۔

حدیث ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِیَّةَ الْاَحْیَآءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ ۔ مشکوۃ شریف مترجم جلد اول باب الاستغفار ص ۵۲۳

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی اور دوست کی دعا کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے پھر جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ

عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندہ کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے دعائے مغفرت ہے۔

حدیث ۳۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَھَا بِذُنُوْبِھَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِھَا لَا ذُنُوْبَ عَلَیْھَا تُمَحَّصُ عَنْھَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔
شرح الصدور ص ۱۲۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت، امت مرحومہ (رحم کی گئی) ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ مومنوں کے اِستغفار کی وجہ سے اس کو گناہوں سے پاک صاف کردے گا۔

مَیّت کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا:۔

حدیث ۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاُرَاھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْھَا۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب الوصایا باب ۲۷ ص ۴۷

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اگر انہیں قوت گویائی حاصل رہتی تو خیرات کرتیں، کیا میں ان کی طرف سے خیرات کرسکتا ہوں؟ فرمایا ہاں ان کی طرف سے خیرات کرو۔

حدیث ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَۃَ اَخَا بَنِیْ سَاعِدَۃَ تُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ وَھُوَ غَائِبٌ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْھَا فَھَلْ یَنْفَعُھَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب الوصایا باب ۲۸ ص ۴۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ بنی ساعدہ کی برادری سے تھے جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو یہ ان کے پاس موجود نہ تھے، بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں نفع پہنچے گا؟ فرمایا ہاں۔

میت کو ثواب پہنچتا ہے۔

حدیث ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔
مَنْ مَّرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَحَدَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ وَھَبَ اَجْرَہٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔ دار قطنی، درمختار بحث قراءت المیۃ باب الدفن، شرح الصدور

جو شخص قبروں پر گزرا اور اس نے سورۃ الاخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اس کو مردوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب ملے گا۔

حدیث ۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَاَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ کَلَامِکَ لِاَھْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَاءَ لَہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ شرح الصدور ص ۱۳۰

جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھ کر کہے اے اللہ جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبر والے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی

رات کو قبرستان میں گیا میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی اے مالک بن دینار! یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبر والوں کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا تمہیں اللہ کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھی اور دعا کی اے اللہ ان دونوں رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے مومنین کو بخشا۔ پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کشادگی اور فرحت فرمادی ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہر جمعرات دو رکعتیں پڑھ کر مومنین کو بخشتا۔ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا فرمایا اے مالک بن دینار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا۔ جتنی مرتبہ تو نے میری امت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ نے تجھے ثواب عطا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام مُنیف ہے۔ میں نے عرض کی مُنیف کیا ہے؟ فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔ شرح الصدور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر پر گزرے تو صاحب قبر پر عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو دیکھا کہ اس قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں رحمت الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا اے روح اللہ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا اور اسی وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا۔ اس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب بھیجا گیا۔ استاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ مجھے یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ

زمین پر میرا نام لے رہا ہے (پس میں نے اس کی مغفرت فرمادی)۔ تفسیر نعیمی

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ فرمایا نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ التکاثر پڑھ کر درود پاک پڑھتی ہوئی سو جانا۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ رات کو خواب میں میں نے اپنی بیٹی کو دیکھا دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، دونوں پاؤں میں بیڑیاں اور پورے بدن پر تارکول کا لباس ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات کر شاید اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے۔

بعد ازاں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ ایک باغ ہے، باغ میں تخت بچھا ہے اور تخت پر ایک لڑکی نورانی تاج پہنے بیٹھی ہے۔ لڑکی نے عرض کی حضرت آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی والدہ آپ سے مجھے خواب میں دیکھنے کا طریقہ پوچھنے کے لئے آئی تھی۔ فرمایا بیٹی تیری والدہ نے تو کچھ اور بتایا تھا مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔ لڑکی نے جواب دیا حضرت! صرف میں ہی نہیں بلکہ اس قبرستان کے بہت سے مردے عذاب میں تھے۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ہمیں ثواب بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب ہٹا لیا اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ القول البدیع، مکاشفۃ القلوب، نزہۃ المجالس، سعادۃ الدارین، آب کوثر۔

مخالفین اہل سنت کی کتابوں سے ایصال ثواب کا ثبوت۔

دیو بندی فرقہ کے بانی مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں:۔

ھوالموفق:۔ متاخرین علماء اہل حدیث (غیر مقلد وہابیوں میں) سے علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر نے سُبل السلام میں مسلک حنفیہ کو ارجح دلیل بتایا ہے یعنی یہ کہا ہے کہ قرات قرآن اور تمام عبادات بدنیہ کا ثواب میت کو پہنچنا ازروئے دلیل کے زیادہ قوی ہے اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اسی کو حق کہا ہے۔ فتاویٰ نذیریہ

سوال:۔ کسی شخص کے مرجانے کے بعد چوتھے یا چالیسویں دن یا اس کے علاوہ متعین یا غیر متعین دنوں میں کسی مردے کے نام پر قرآن خوانی کرکے اور غرباء کو کھانا کھلا کے ایصال ثواب کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:۔ قرآن مجید پڑھ کر یا صدقہ خیرات کرکے میت کے لئے استغفار کرنا جائز بلکہ احسن طریقہ ہے رسمی طور پر دن مقرر نہ کرنا چاہیئے۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی باب ششم کتاب الجنائز ص ۳۴ مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس ۲۰ شیش محل روڈ لاہور (مولوی ثناءاللہ امرتسری غیر مقلد وہابی)

اعتراض:۔ مذکورہ دلائل کو تو ہم بھی مانتے ہیں کہ ایصال ثواب جائز ہے لیکن آپ لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کے قل، فلاں کا تیجہ، فلاں کا ساتہ، فلاں کی برسی، فلاں کا عرس، محرم کا کھچڑا، گیارہویں کی کھیر، میلاد کی مٹھائی وغیرہ، ان تمام اشیاء پر غیر اللہ کا نام آجاتا ہے اور جس شے پر بھی غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے، ہمارے پاس قرآن پاک کی آیت بطور دلیل بھی موجود ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ یعنی حرام ہوئی ہر وہ شے جس پر غیر اللہ کا نام آجائے۔

جواب:۔ اس اعتراض کے جواب میں سب سے پہلے آیت مبارکہ تحریر کی جاتی ہے اس کے بعد آیت مبارکہ کا ترجمہ پھر تفسیر اور آخر میں عقلی دلائل پیش کیے جائیں گے۔

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کی تفسیر:۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳

ترجمہ:۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا گیا۔

تفسیر:۔ (اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ) آیت مبارکہ میں اللہ رب العزۃ نے مردے اور خون کو حرام قرار دیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے مالک و مختار بنا کر بھیجا پس آپ نے دو مردے اور دو خون اپنی امت پر حلال فرما دیے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ ۔

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کیے گئے دو مردے تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ اسے امام احمد ابن ماجہ اور دار قطنی نے روایت کیا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب مَا یَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا یَحْرُمُ ص ۳۹۶

(وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ)، لحم عربی میں گوشت کو کہتے ہیں اللہ رب العزۃ نے سور کے گوشت کو حرام فرمایا چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک و مختار ہیں لہذا آپ نے خنزیر کے تمام اجزاء کو حرام فرما دیا۔ چنانچہ خنزیر کے جسم کے تمام اجزاء حرام اور نجس العین ہیں۔

(وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ) جس جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا

جائے وہ جانور حرام ہے۔ مخالفین اہل سنت نے آیت مبارکہ کے اس حصہ کا ترجمہ کیا کہ جس پر بھی غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ شے حرام ہے۔ مذکورہ ترجمہ عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے۔ آیئے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلے آیت مبارکہ کے اس حصہ کی تفسیر حدیث مبارکہ کے حوالے سے کی جاتی ہے:۔

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِیْفَةً فِیْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۳۸۴

روایت ہے حضرت ابو طفیل سے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز سے خاص کیا ہے، فرمایا ہمیں حضور ﷺ نے کوئی خاص (چیز) نہ دی جو عام لوگوں کو نہ دی ہو سوائے اس کے جو میری تلوار کے غلاف میں ہے چنانچہ آپ نے ایک کتابچہ نکالا جس میں تھا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو زمین کے نشان چرائے ایک روایت یوں ہے کہ جو زمین کے نشان بدلے اور اپنے باپ پر لعنت کرے اور جو بدعتی کو جگہ دے۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔

اس حدیث مبارکہ سے اپنی بات کی وضاحت ہوئی کہ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ سے مراد، وہ جانور ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے مفسرین وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کی کیا تفسیر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:۔

تفسیر۱۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ مَا ذُبِحَ لِغَیْرِ اسْمِ اللّٰهِ عَمَدًا لِلْاَصْنَامِ

تفسیر ابن عباس (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) پارہ ۲ رکوع ۵ صفحہ ۱۸ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ سے مراد وہ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا بتوں کے لئے عمداً ذبح کیا جائے۔

تفسیر۲۔ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ یَعْنِیْ مَا ذُكِرَ عَلٰی ذِبْحِهٖ غَیْرُ اسْمِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْعَرَبَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ كَانُوْا یَذْكُرُوْنَ اَسْمَاءَ اَصْنَامِهِمْ عِنْدَ الذَّبْحِ فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ۔ تفسیر خازن (امام علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۲ ص ۲۲۷

وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ یعنی وہ جانور جس کے ذبح کرنے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور وہ یہ ہے کہ عرب جاہلیت میں ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لیا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اس کو حرام کر دیا۔

تفسیر۳۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اَیْ بِذَبْحِهِ الصَّوْتُ لِغَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

تفسیر روح المعانی (امام محمد آلوسی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۲ ص ۴۲

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ یعنی ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے لئے آواز بلند کرنا۔

تفسیر۴۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اَیْ ذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ فَذُكِرَ عَلَیْهِ غَیْرُ اسْمِ اللّٰهِ۔

تفسیر مدارک (امام عبد اللہ بن احمد نسفی) پارہ ۲ ر ع ۵

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ یعنی جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا اور اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا۔

تفسیر۵۔ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الذَّبْحُ عَلٰی اسْمِ الْاَوْثَانِ۔

تفسیر کبیر (امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۳ ص ۳۶۶

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ یہی ہے وہ کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے۔

تفسیر۶۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ ذُبِحَ عَلٰی اِسْمِ غَيْرِهٖ تَعَالٰی ۔ تفسیر جلالین (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) صفحہ ۲۴

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا۔

تفسیر۷۔ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اَیْ ذُبِحَ عَلٰی اِسْمِ الْاَصْنَامِ۔

تفسیر روح البیان (علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۳ ص ۱۱۴

مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یعنی جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا۔

تفسیر۸۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذِبْحِهٖ لِلصَّنَمِ۔

تفسیر بیضاوی (امام عبدالرحمٰن بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ) پارہ ۲ رکوع ۵

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی وہ چیز جس کو بت کے لئے ذبح کرتے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

تفسیر۹۔ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عِنْدَ الذَّبْحِ بِسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ۔ تفسیر کبیر (امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۱۱ ص ۱۳۳

مشرکین (جانور) ذبح کرتے وقت کہتے لات اور عزّٰی کے نام سے، اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمادیا۔

مندرجہ بالا تمام تفاسیر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کی تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد وہ جانور ہے جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے۔ مذکورہ تفاسیر کے علاوہ اور بہت سی تفاسیر کے حوالے دیئے جاسکتے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے تحریر نہیں کئے گئے۔ مزید تفاسیر کے حوالہ جات پڑھنے کا ارادہ ہو تو حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری صاحب کی کتاب ''گیارھویں شریف'' کا مطالعہ کیجئے۔

اب آیئے عقلی دلائل کی طرف۔ سب سے پہلے مخالفین اہل سنت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔

قرآن پاک مترجم مطبوعہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس ترجمہ محمد جونا گڑھی (غیر مقلد وہابی)

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کا۔ ترجمہ عبدالقادر دہلوی (دیوبندی)

دونوں فرقوں کے مذکورہ تراجم عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہیں۔ شرعی دلائل تو آپ گزشتہ اوراق پر پڑھ چکے کہ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد وہ جانور ہے جس کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے۔

عقلی دلائل سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ اگر وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا ترجمہ یہ کیا جائے کہ جس شے پر بھی اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے وہ شے حرام ہو جاتی ہے تو دنیا کی کوئی شے حلال نہیں رہتی۔ اپنے ارد گرد ماحول پر نظر دوڑائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیا کی ہر شے پر غیر اللہ کا نام آتا ہے مثلاً فلاں کی سائیکل، فلاں کی موٹر سائیکل، فلاں کی گاڑی، فلاں کی کتاب، فلاں کا گھر، فلاں کی بیٹی، فلاں کی بیوی، فلاں کا لباس، حتیٰ کہ وہابیوں کی مسجد، دیوبندیوں کی مسجد، شیعوں کی مسجد اسی طرح روزمرہ استعمال کی تمام اشیاء۔

غیر اللہ کا نام:۔

حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حیدر آباد دکن گیا تو معلوم ہوا کہ وہاں ایک گیارھویں شریف کا منکر مولوی عبداللہ گیارھویں شریف کے کھانے کو اسی لئے حرام کہتا تھا کہ اس پر غیر خدا کا نام آجاتا ہے۔ اور یوں کہا جاتا ہے غوث اعظم کی دیگ اور گیارھویں کے چاول۔

مولوی عبداللہ کی بیوی خوش عقیدہ تھی۔ ایک روز اس نے گیارھویں شریف کے ختم کے لئے چاول پکائے۔ مولوی عبداللہ گھر آیا تو دیکھا کہ بیوی نے (بڑے اہتمام سے) چاول پکائے

ہیں۔ پوچھا یہ تم نے چاول کیسے پکائے ہیں؟ بیوی نے بتایا کہ یہ گیارہویں شریف کے چاول ہیں۔ مولوی عبداللہ بولا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یہ تو حرام ہوگئے۔ بیوی نے حیران ہوکر پوچھا حرام کیسے ہوگئے؟ بولا جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہوجاتی ہے۔ تم نے جو کہا کہ یہ چاول گیارہویں شریف کے ہیں۔ خدا کے نہیں کہا اس لئے یہ حرام ہوگئے۔

بیوی کو غصہ آگیا، برقعہ پہن کر گھر سے جانے لگی اور کہا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر مجھے بھی سارے ''مولوی عبداللہ کی بیوی'' کہتے ہیں، کوئی اللہ کا نام نہیں لیتا گویا مجھ پر بھی غیر اللہ کا نام آچکا اس لئے میں بھی تم پر حرام، میرا آخری سلام۔ یہ سن کر مولوی عبداللہ کے ہوش گم ہوگئے۔ اور جھٹ سنبھل کر بولا مسئلہ سمجھ میں آگیا ہے۔ واپس آجاؤ تم بھی حلال اور چاول بھی حلال۔

سنی علماء کی حکایات صفحہ ۴۱

اعتراض:۔ آپ نے روزمرہ استعمال کی اشیاء کا ذکر کیا، ان پر اگر غیر اللہ کا نام آجائے تو وہ حرام نہیں ہوتیں بلکہ جس کھانے والی شے پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہوتی ہے۔

جواب:۔ آپ حضرات نے ترجمہ کرتے وقت تو اس بات کی وضاحت نہیں کی جس کھانے والی شے پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہوتی ہے بلکہ آپ ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو وہ حرام ہے۔ ترجمہ میں تو ''ہر شے'' کا ذکر ہے صرف کھانے والی چیز کا ذکر نہیں۔ آیئے اسی بات پر بحث کرتے ہیں۔

کسی بھی گائے، بھینس، بکری، اونٹ، مرغی وغیرہ جتنے بھی حلال جانور ہیں ان سب کے متعلق اگر سوال کریں کہ فلاں جانور کس کا ہے تو جواباً کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کا ہے۔ یہی جواب ملے گا کہ فلاں کا ہے۔ ان سب پر غیر اللہ کا نام آتا ہے۔ قصاب سے پوچھیں کہ یہ بکرے کس کے لئے لیکر جا رہے ہو تو جواباً یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کے لئے بلکہ کہے گا، گاہکوں کے لئے، اگر پوچھیں کہ یہ دو بکرے کس کے لئے خریدے ہیں؟ جواب ملے گا اپنے بیٹے کے عقیقہ کے لئے۔ یہ

ایک بکری کس لئے خریدی ہے؟ جواب ملے گا اپنی بیٹی کے عقیقہ کے لئے۔ اتنی ساری مرغیاں کس لئے ذبح کروا رہے ہو؟ جواب ملا اپنے بیٹے کے ولیمہ کے لئے۔ مذکورہ تمام اشیاء وہابیوں دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق حرام ہوگئیں لیکن پھر بھی ان جانوروں کو یہ لوگ کھاتے ہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

آیئے قرآن وحدیث سے دلائل ملاحظہ فرمائیں کہ ذبح کے علاوہ اگر جانور یا کھانے والی شے پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ تو وہ جانور یا کھانے والی شے حرام نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ سورۃ المائدہ آیت ۱۰۳

ترجمہ:۔ اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں۔

تفسیر:۔ یعنی ان جانوروں کا گوشت حرام نہیں ہوگیا بلکہ حلال ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جانور کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنا اسے حرام نہیں کردیتا ہاں ذبح کے وقت غیر خدا کا نام پکارنا حرام کردے گا رب فرماتا ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اگر یہ جانور حرام ہوتے تو پھر کافر بچے تھے۔ یہ چار جانور وہ تھے جنہیں مشرکین عرب بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے پھر ان کا گوشت اور دودھ حرام سمجھتے تھے ان کی تردید میں یہ آیت اتری، ایک بحیرہ یہ وہ اونٹنی تھی جو پانچ بار بچہ دے اور آخر میں اس کے نر ہو، اس کا کان چیر دیتے تھے۔ دوسری سائبہ یہ وہ اونٹنی تھی جس کے متعلق وہ بتوں کی نذر مانتے تھے کہ اگر بیمار اچھا ہوجائے یا فلاں سفر سے بخیریت آجاوے تو میری اونٹنی سائبہ ہے یعنی بجار۔ تیسری وصیلہ، یہ وہ بکری تھی جس کے سات بچے پیدا ہوتے اور آخر میں نر مادہ جوڑا ہوتا۔ چوتھے حامی، یہ وہ اونٹ تھا جس سے دس بار گیابھ حاصل کرلیا جاتا تو

اسے چھوڑ دیتے۔ ہے کہ ان جانوروں کو حرام سمجھتے ہیں جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیئے گئے تھے حالانکہ وہ حلال ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے جانوروں کو حرام سمجھنا کفار کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام جہاد میں کفار کے ہر قسم کے مال پر قبضہ کرتے تھے جن میں یہ جانور بھی ضرور ہوتے تھے مگر سب کو غنیمت بنا کر آپس میں تقسیم کر لیتے تھے اور کھاتے تھے۔ تفسیر نور العرفان ص ۱۹۷۔۱۹۸

یہ بھی معلوم ہوا کہ جو جانور بتوں کے نام پر چھوڑا گیا اللہ تعالیٰ نے اسے حرام نہیں فرمایا، جو جانور اللہ کے ولی کے ایصال ثواب کے لئے نامزد کیا گیا وہ کیسے حرام ہو سکتا ہے؟

وہابیوں دیو بندیوں نے اپنی بے شمار کتابوں میں لکھا کہ سید احمد کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا اور غوث پاک کا مرغا کہنے سے یہ جانور حرام ہو جاتے ہیں اس لئے ان پر غیر اللہ کا نام آجاتا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ جن جانوروں پر ان کے مولویوں کے نام آتے ہیں ان جانوروں کو بھی حرام کہیں مثلاً عبداللہ کی گائے، ثناء اللہ کی بکری، عصمت اللہ کی مرغی، غلام اللہ کی بطخ اور پھر زندہ اور مردہ کی قید بھی نہ لگائیں کیونکہ ہر مخلوق خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ غیر اللہ ہے۔ جن جانوروں پر ان کے مولویوں کا نام آتا ہے اسے حلال ہی جانتے ہیں اور جن جانوروں کو بزرگان دین کے ایصال ثواب کے لئے نامزد کیا جائے انہیں حرام کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ''کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا، باپ کا یا دادے کا، بھوت کا یا پری کا، وہ سب حرام ہے اور ناپاک اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے''۔ تقویۃ الایمان ص ۵۴ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور۔

مذکورہ مولوی کی عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کے نام اپنی گائے لگا دے یا اپنی بھینس اپنے بیٹے کے نام کر دے تو یہ جانور بھی حرام ہو گئے اور اپنی اولاد کے

نام کرنے والا بھی مشرک ہو گیا۔

حدیث ۱:۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ ابوداؤد شریف مترجم جلد اول ص ۶۲۰

حضرت سعد بن عُبادہ (رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ام سعد (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا انتقال ہو گیا ہے پس کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی، پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی طرف سے ہے، ان کے ایصال ثواب کے لئے ہے)۔

مذکورہ عمل حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں ہوا۔ صحابہ کرام اس کنویں کا پانی پیتے رہے، شائد حضور ﷺ نے بھی اس کنویں کا پانی پیا ہو۔ کسی نے بھی اس کنویں کے پانی کو حرام نہ کہا اور نہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت کہا۔ حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی فوت شدہ والدہ کی طرف سے ان کے ایصال ثواب کے لئے لوگوں کو پانی پلایا۔ قل، تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی وغیرہ میں بھی اپنے وفات شدگان کو ایصال ثواب کرنے کے لئے لوگوں کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا جاتا ہے پھر اس میں کیا مذائقہ ہوا اور یہ کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا کنواں کہنے سے پانی حرام نہ ہوا تو حضور ﷺ کا میلاد کہنے سے مٹھائی کیسے حرام ہو گئی؟ غوث پاک کی گیارہویں کہنے سے کھیر کیسے حرام ہوئی؟ بزرگان دین کا عرس کہنے سے تبرک کیسے حرام ہوا؟ اگر ان اشیاء پر حرام کا فتویٰ اور اس عمل پر بدعت کا فتویٰ لگاتے ہو تو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

حدیث ۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کا حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضاء سیاہ ہوں۔ پس وہ

لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو چھری مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔

اللہ کے نام سے، اے اللہ اسے محمد (ﷺ)، آل محمد (ﷺ) اور امت محمد (ﷺ) کی طرف سے قبول فرما پھر اس کی قربانی کر دی۔

مسلم شریف، ابوداؤد شریف مترجم جلد دوم کتاب الضحایا ص ۳۹۲

حدیث ۳۔ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ۔

ابو داود شریف مترجم کِتَابُ الضَّحَايَا بَابُ الْاُضْحِيَةِ عَنِ الْمَيِّتِ ص ۳۹۱

حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا کہ یہ کیا (معاملہ) ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں چنانچہ ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے کرتا ہوں۔

مذکورہ دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے یا بعد میں یہ کہنا کہ یہ جانور فلاں کی طرف سے ہے، حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے اور اس عمل سے جانور حرام نہیں ہوتا۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ جو لوگ ان پاک اور حلال اشیاء کو اپنی طرف سے حرام کہتے ہیں ان کے متعلق قرآن کیا فرماتا؟ اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا:۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ سورۃ النحل آیت ۱۱۶

ترجمہ:۔ اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں[۱] یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ اللہ پر

جھوٹ باندھو،[۲] بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

تفسیر ۱۔ [۱] یعنی حرام و حلال اپنی طرف سے نہ بناؤ، رب تعالیٰ کی ہر چیز حلال ہے سوا ان چیزوں کے جسے اللہ عزوجل اور رسول ﷺ نے حرام فرما دیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ لہٰذا بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور جب وہ رب تعالیٰ کے نام پر ذبح ہوں تو حلال ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرام نہ کیا۔ [۲] اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دلیل کسی چیز کو حرام کہہ دینا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے۔ جو میلاد شریف کی شیرینی فاتحہ کے کھانے کو بغیر ثبوت کے حرام کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں، یہ تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ انہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ فرمایا۔ تفسیر نور العرفان ص ۴۴۶ (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، اہل سنت و جماعت)

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنا طریقہ کفار ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ وہ فلاح نہ پائیں گے۔

تفسیر ۲۔ یعنی بدون کسی مستند شرعی کے کسی چیز کے متعلق منہ اٹھا کر کہہ دینا کہ حلال ہے یا حرام، بڑی سخت جسارت اور کذب و افتراء ہے۔ حلال اور حرام تو وہ ہی ہو سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے حلال یا حرام کہا ہو۔ اگر کوئی شخص محض اپنی رائے سے کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھہراتا ہے اور خدا کی طرف اس کی نسبت کرتا ہے جیسے مشرکین مکہ کرتے تھے جس کا ذکر سورہ انعام میں گذر چکا وہ فی الحقیقت خدا پر بہتان باندھتا ہے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ کبھی ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ جس چیز کو خدا نے حلال کیا حلال اور جس کو حرام کیا حرام سمجھیں بدون ماخذ شرعی کے حلت و حرمت کا حکم نہ لگائیں۔ قرآن پاک مترجم و محشّٰی، دار التصنیف لمیٹڈ، شاہراہ لیاقت، صدر، کراچی نمبر ۳ صفحہ ۳۶۳ (مولوی شبیر احمد عثمانی، دیوبندیوں کے شیخ الاسلام)

تفسیر ۳۔ یہ آیت صاف تصریح کرتی ہے کہ خدا کے سوا تحلیل و تحریم (حلال و حرام) کا حق کسی کو

بھی نہیں یا بالفاظ دیگر قانون ساز صرف اللہ ہے[1]۔ دوسرا جو شخص بھی جائز اور ناجائز کا فیصلہ کرنے
کی جرأت کرے گا وہ اپنی حد سے تجاوز کرے گا الا یہ کہ وہ قانون الٰہی کو سند مان کر اس کے فرامین
سے استنباط کرتے ہوئے یہ کہے کہ فلاں چیز یا فلاں فعل جائز ہے اور فلاں ناجائز۔

تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۵۷۸ (مودودی صاحب غیر مقلد وہابی)

اب توجہ فرمائیں اس طرف کہ جن محافل کو برا کہا جاتا ہے، جن محافل پر بدعت کا فتوی
لگایا جاتا ہے، ان میں ہوتا کیا ہے؟ سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک ہوتی ہے، کیا تلاوت کلام
پاک گناہ ہے؟ پھر نعت خوانی ہوتی ہے، کیا حضور ﷺ کی نعت پڑھنا برا ہے؟ حضور ﷺ
کے اوصاف حمیدہ بیان کئے جاتے ہیں، قرآن پاک میں حضور ﷺ کے اوصاف موجود ہیں،
اولیاء کرام کا تذکرہ کیا جاتا ہے، اولیاء اللہ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے اور حدیث مبارکہ میں
بھی، درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور درود وسلام کی فضیلت سب پر واضح ہے، ختم شریف پڑھا جاتا
ہے، سورۃ فاتحہ اور چاروں قل کی فضیلت کسی مسلمان سے پنہاں نہیں۔ میت کی مغفرت اور
بزرگان دین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جاتی ہے، دعا مانگنا شریعت سے ثابت ہے

---

[1] تحلیل وتحریم کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی عطا فرمایا اور
میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ صرف قانون دان ہیں بلکہ قانون ساز بھی ہیں،
چنانچہ اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷

اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ مشکوٰۃ شریف

بیشک رسول اللہ کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ کا حرام فرمودہ۔

اور آخر میں فوت شدہ کو ایصال ثواب کے لئے لوگوں کو کھانا کھلا دیا جاتا ہے، کھانا کھلانے کی
فضیلت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ حصول برکت کے لئے مذکورہ اعمال کے فضائل تحریر کئے
جاتے ہیں:۔

تلاوت کلام پاک کی فضیلت:۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط سورۃ المزمل آیت ۲۰

پس قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تلاوت کرتے
ہوئے قاری صاحبان جس طرح خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں اس کا حکم بھی جان لیں۔ اللہ رب
العزۃ ارشاد فرماتا ہے:۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ سورۃ المزمل آیت ۴

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

حدیث:۔ محمد بن ابراہیم نے حضرت اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ رات کے
وقت سورۃ البقرہ پڑھ رہے تھے اور نزدیک ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ
خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ یہ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پس یہ خاموش ہو گئے
اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر تیسری مرتبہ پڑھنے لگے تو گھوڑا بھی بدکنے لگا۔ پھر یہ رک گئے کیونکہ ان
کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سویا ہوا تھا۔ لہٰذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچل نہ دے۔ صبح
کے وقت نبی کریم ﷺ سے یہ واقع عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن حضیر
پڑھو (تلاوت جاری رکھتے)۔ عرض گزار ہوئے مجھے خدشہ لاحق ہوا کہیں وہ (گھوڑا) یحییٰ کو کچل
نہ دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا لہٰذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر
میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں

روشن تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ فرمایا تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں
نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے۔ اگر تم پڑھتے
رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔ بخاری
شریف مترجم جلد سوم باب ۷ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ (تلاوت قرآن
کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول) ص ۳۸

مذکورہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جس جگہ تلاوت قرآن پاک کی جائے وہاں
رب تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

نعت خوانی کا ثبوت:۔

نعت خوانی کا ثبوت قرآن پاک کے حوالے سے عرض کروں تو پورا قرآن میرے آقا
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جابجا اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی تعریف فرمائی۔ تفصیل درکار ہو تو مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ کی کتاب "شان حبیب
الرحمٰن من آیات القرآن" کا مطالعہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اضافہ کا سبب
ہوگا۔ حصول برکت کے لئے چند آیات تحریر کی جاتی ہیں۔ اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا:۔

آیت ۱۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ سورۃ النساء آیت ۶۴

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی
چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

آیت ۲۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ سورۃ النساء آیت ۶۵

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں
تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے
مان لیں۔

آیت ۳۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ سورۃ النساء آیت ۸۰

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

آیت ۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ
سورۃ الانفال آیت ۲۴

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے
بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

آیت ۵۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۸

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں
ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر رءوف الرحیم۔

آیت ۶۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷

اور ہم نے تمہیں سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

آیت ۷۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ
سورۃ الاحزاب آیت ۶

نبی مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

آیت ۸۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ سورۃ القلم آیت ۴

بے شک تمہارا خلق عظیم ہے۔

آیت۹۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ سورۃ الم نشرح آیت ۱

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

آیت۱۰۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ سورۃ الکوثر آیت ۱

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بیشمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

قرآن پاک کی وہ آیات جو عوام کو بظاہر دیکھنے میں نبی کریم ﷺ کی نعت نہیں محسوس ہوتیں در حقیقت حضور ﷺ کی نعت ہیں مثلاً سورۃ الاخلاص میں اللہ رب العزۃ کی توحید کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے لفظ ''قُلْ'' (اے محبوب تم فرماؤ) فرمادیا تو یہ سورۃ بھی میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت بن گئی۔ اسی طرح سورۃ الھب اگرچہ ابولہب کے خلاف نازل ہوئی لیکن یہ سورت بھی حضور ﷺ کی نعت ہے اس طرح کہ ابولہب نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور کہا تَبًّا لَکَ (آپ تباہ ہو جائیں) اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝ تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

آیئے احادیث مبارکہ کے حوالے سے حضور ﷺ کی نعت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

حدیث ۱۔ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ قُرَیْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ متفق علیہ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۵۲۵

روایت ہے حضرت براء (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے قُرَیْظَہ کے دن حضرت حَسَّان بن ثَابِت (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو کہ جبرائیل (علیہ السلام) تمہارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے میری طرف سے جواب دو، اے اللہ روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) سے ان کی مدد فرما۔ بخاری، مسلم

حدیث۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْہِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَوْ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ بُخَارِیُّ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۵۲۸

روایت ہے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) کے لئے مسجد میں منبر رکھتے تھے جس پر وہ سیدھے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے تھے یا (مشرکین کی بیہودہ باتوں کو) دفع فرماتے تھے، رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بذریعہ جبرائیل (علیہ السلام) حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے ہیں یا دفع کرتے ہیں۔

شرح:۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی نعت شریف پڑھنے کے لئے یا مشرکین عرب کی ہجو کرنے کے لئے منبر پر کھڑے ہو جاتے۔ سبحان اللہ کیا تقدیر ہے حضرت حسان بن ثابت کی کہ حضور انور کی مجلس مبارک میں مسجد نبوی شریف میں آپ کو منبر عطا ہو رہا ہے نعت خوانی، نعت گوئی اللہ کی رحمت ہے بشرطیکہ مقبول ہو۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی تشریف آوری اور خود اپنے کو حضور ﷺ کی اتباع نصیب ہونے پر فخر کرتے تھے یا مشرکین سے حضور ﷺ کا بدلہ لیتے کہ ان کی ہجو کرتے، حضور انور کے فضائل بیان فرماتے، حضور ﷺ خود سنتے، لوگوں کو سننے کا حکم دیتے اور حضرت حسان بن ثابت کو دعائیں دیتے تھے۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ششم ص ۴۳۱

یہ بات بھی یاد رہے کہ حضور ﷺ کے فضائل بیان کرنا یا نبی کریم ﷺ کے دشمنوں کی ہجو کرنا دونوں کا شمار نعت میں ہی ہوتا ہے جیسا کہ مفسرین نے سورۃ الھب کو بھی حضور ﷺ

کی نعت کہا ہے کہ ابولہب نے حضور ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے لہذا اس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک مشہور نعت پیش کی جاتی ہے، حضور ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ　　وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ　　کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ سے زیادہ صاحب جمال کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے۔ گویا آپ ویسے ہی پیدا کیے گئے جیسے آپ چاہتے تھے۔

حدیث ۳۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی شان میں نعت پڑھی:۔

وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْا کِتَابَہٗ

اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ

اَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی قُلُوْبُنَا

بِہٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

یُبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ

اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْکَافِرِیْنَ الْمَضَاجِعُ

بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الادب باب ۷۴۲ ھِجَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ (مشرکین کی ہجو گوئی) ص ۴۲۵

ترجمہ:۔

ہم میں پڑھتے ہیں رسول اللہ ربانی کتاب　　صبح کہ جب روشنی پھیلائے اپنی آفتاب

ہم سے اندھوں کا دکھاتے ہیں صراط مستقیم　　مانتے ہیں ہم اس کو فرمائیں جو عالی جناب

ان کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ　　خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم محو خواب

حدیث ۴۔ حاکم وطبرانی نے حضرت خزیم بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو میں نے سنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کر رہے تھے یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں آپ کی نعت خوانی کروں، آپ نے فرمایا پڑھو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔ اجازت ملنے پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل نعتیہ اشعار پڑھے:۔

من قبلها طبت فی الظلال وفی

مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر

انت ولا مضغة ولا علق

بل نطفة ترکب السفین وقد

الجم نسرا واهله الغرق

تنقل من صالب الی رحم

اذا مضی علم بدا طبق

وردت نار الخلیل مکتتما

فی صلبه انت کیف یحترق

حتی احتوی بیتک المهیمن من

خندف علیاء تحتها النطق

وانت لما ولدت اشرقت

الارض وضاءت بنورک الافق

فنحن فی ذلک الضیاء وفی النور

سبل الرشاد نخترق

ترجمہ:۔(یارسول اللہ) آپ قبل پیدائش پاک وصاف تھے درختوں کے سائے اور جنتی مکان میں جبکہ بہشتی حُلّہ اُتر جانے سے آدم وحوا علیہما السلام اپنے ستر عورت کے لئے پتے لپیٹتے تھے۔پھر آپ زمین پر اترے اس وقت آپ نہ جامہء بشریت میں تھے، نہ گوشت کا ٹکڑا اور خون بستہ تھے۔اور اسی حالت میں آپ کشتیء نوح پر سوار ہوئے جبکہ نَسْر (بت) لگام دیا گیا اور اس کے پجاری غرق ہوگئے اور آپ باپوں کی پشت سے ماؤں کے اَرْحام میں منتقل ہوتے رہے جب ایک زمانہ ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوا تو آپ ابراہیم خلیل اللہ کی پشت میں پوشیدہ تھے جبکہ ان کو آگ میں ڈالا گیا پھر وہ بھلا کیونکر جل سکتے تھے۔آپ کی بزرگی یہاں تک ہے کہ بڑے بڑے عالی نسب والوں پر آپ کا شرف حاوی ہوگیا۔آپ کے نور سے زمین وآسمان منور ہوگئے اور ہم اسی نور کی بدولت ہدایت کے رستوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔مَوَاہِبُ اللّٰدُنیہ جلد اول ص ۱۷۵، خصائص کبریٰ، زرقانی، نسیم الریاض شرح شفا نشر الطیب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت خوانی کے ثبوت میں احادیث مبارکہ پر مبنی ایک پوری کتاب مرتب کی جاسکتی ہے طوالت کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ چار احادیث پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ان احادیث مبارکہ پر غور فرمائیں کہ حضور ﷺ نے نعت خوانی کرنے والے کو دعا دی، کسی کے متعلق کہا اے اللہ جبرائیل کے ذریعے سے اس کی مدد فرما اور کسی کو کہا اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔آپ حضرات نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا جو عُشّاق، حضور ﷺ کی نعت پڑھتے ہیں ان کے چہرے کس قدر نورانی ہوتے ہیں۔اس کے برعکس جو لوگ نعت خوانی کو ناجائز

اور محافل نعت کو بدعت کہتے ہیں ان کے چہروں سے نحوست اور وحشت ٹپکتی ہے اور مرنے کے بعد ان کے چہرے ایسے ہوجاتے ہیں کہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔بہت پرانی بات نہیں جب مولوی غلام اللہ خان پنڈوی اس دنیا سے رخصت ہوا پورے پاکستان میں اس کے چاہنے والے کسی دیوبندی حتیٰ کہ گھر والوں کو بھی اس کا چہرہ نہ دکھایا گیا جس طرح تابوت بیرون ملک سے آیا اسی طرح قبر میں رکھ دیا گیا اور چند دن گزرے مولوی عبد اللہ شیخوپوری جب اگلے جہان سدھارا تو پورے شیخوپورہ میں کسی وہابی نے اس کا چہرہ نہ دیکھا، ہم نے جس سے بھی پوچھا کہ حضرت جی کا آخری دیدار کیا تھا؟ جواب ملا وقت نہیں تھا بہت جلدی تھی لہذا جونہی تابوت ہسپتال سے آیا فوراً دفن کردیا، ہمیں آج تک یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وقت کس وجہ سے نہیں تھا کس بات کی جلدی تھی؟ کیا لاش کو کسی ہوائی جہاز کے ذریعے ملک سے باہر لے جانا تھا اور فلائٹ لیٹ ہورہی تھی یا جسم پھٹنے کے قریب تھا اس لئے دفنانے کی جلدی تھی؟ خوب کہا شاعر نے:۔

ان کے دشمن پہ لعنت خدا کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے

ہے یہ میت کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

اعتراض:۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ہم نے اپنے نبی کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔اللہ تعالیٰ نے تو اپنے نبی کو اشعار سے منع فرمایا پھر تم لوگ نعتیہ اشعار کیوں پڑھتے ہو؟

جواب:۔ایک مرتبہ میرا ایک دوست نعت شریف پڑھ رہا تھا کہ ایک منکرِ نعت نے یہی اعتراض کیا۔میں نے اس منکر سے پوچھا کہ قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کا شان نزول کیا ہے؟ عربی محاورہ میں شعر کس کو کہتے ہیں اور شاعری کیا ہوتی ہے؟ جواب میں صُمٌّ بُکْمٌ کی تصویر بن گیا جی آپ بتائیں، میں نے کہا کہ میں تو انشاء اللہ بتا ہی دونگا آپ لوگ قرآن کی آیات سنا کر کیوں لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ آیت مبارکہ کا شان نزول یہ کہ کفار نے حضور ﷺ

پر افتراء باندھا کہ آپ شاعر ہیں (بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ سورۃ الانبیاء آیت ۵) عربی محاورہ میں جھوٹی اور دلفریب بات کو شعر کہتے ہیں، اور ایسی باتیں کرنے والے کو شاعر کہا جاتا ہے۔ کفار قرآن پاک کو شعر اور حضور ﷺ کو شاعر کہتے تھے ان کے اس قول کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ میرا کلام شاعری نہیں اور نہ ہی میرا محبوب شاعر ہے یعنی نہ تو میرا کلام جھوٹا ہے اور نہ میرا محبوب جھوٹ کہتا ہے اور جھوٹی اور دلفریب بات تو میرے نبی کے شایان شان نہیں۔ حضور ﷺ کے علم کے منکر اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ دیکھو اللہ فرما رہا ہے کہ میں نے اپنے نبی کو شعر نہیں سکھائے لہٰذا حضور ﷺ شعر نہیں جانتے اور اہلِ سُنّت کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ہر بات کا علم ہے تو اس سلسلہ میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے اپنے نبی کو جھوٹی اور دلفریب بات کی حقیقت سے بے خبر رکھا ہے بلکہ یہ کہ ہم نے اپنے محبوب میں جھوٹ والا عیب رکھا ہی نہیں جیسے باپ کہتا ہے کہ میں نے اپنے بچوں کو گالیاں نہ سکھائیں یعنی گالی بکنے کا عادی نہ بنایا، نہ یہ کہ اسے گالی کی پہچان نہیں۔ لہٰذا اس آیت سے حضور ﷺ کے علم کی کمی ثابت نہیں ہوتی بلکہ آپ کا پاک و ستھرا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تفسیر نور العرفان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک، تفسیر جمل وغیرہ۔

جھیاں نُوں وہابی ٹولہ — نعت سنے تے وجے گولہ
سُر سُر ہوندا جاوے کولہ — کولیاں توں مڑ بنے سواہ
نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

رہا سوال یہ کہ کیا پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قافیہ ردیف والے شعر نہیں آتے یا آپ نے کبھی ان اشعار کو نہیں پڑھا تو آیئے احادیث مبارکہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو اشعار آتے ہیں اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان

اشعار کو پڑھنا بھی ثابت ہے۔

حدیث ۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ:۔

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ
وَكَادَ اُمَيَّةُ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لَبِید کے یہ الفاظ ہیں:۔

سوائے حق تعالیٰ کے کوئی بھی ہو وہ فانی ہے
اور قریب تھا کہ اُمَیَّہ بن صلت اسلام قبول کر لیتا

بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الادب باب ۶۴۶ ص ۴۲۳

حدیث ۲۔ بَیْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ یَمْشِیْ اِذَا اَصَابَهٗ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِیَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ:۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ — وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ

نبی کریم ﷺ (حج کے لئے) جا رہے تھے کہ ایک پتھر ملا جس سے آپ پھسلے اور پیر مبارک کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا:۔

خون یہ انگلی سے ہے جو بہہ رہا — شکر ہے کہ راہِ حق میں ہے بہا

بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الادب باب ۶۴۶ ص ۴۲۳

حضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا:۔

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے امتیوں کے سامنے نبی کریم ﷺ

کے اوصاف بیان فرمائے۔ حضور ﷺ نے خود اپنے خصائص بیان فرمائے، چنانچہ مشکوۃ شریف میں ہے:۔ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُ ھُمْ نَفْسًا وَّ خَیْرُ ھُمْ بَیْتًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔مشکوۃ شریف مترجم جلد سوم بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ص ۲۳۴

پس نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ گر ہوئے، فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے اچھوں میں سے بنایا پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں کیں تو مجھے ان کے اچھے فرقے میں بنایا پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے کیے تو مجھے اچھے قبیلے میں بنایا پھر ان اچھوں کے کئی گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر والوں میں بنایا پس میں ان سب میں اچھی ذات والا اچھے گھر والا ہوں۔

حدیث ۲۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مشکوۃ شریف مترجم جلد سوم بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ص ۲۳۵

روایت ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں فخر یہ نہیں کہتا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا فخر یہ نہیں کہتا، اس دن کوئی نبی آدم علیہ السلام اور ان کے سوا ایسا نہ ہوگا جو میرے جھنڈے تلے نہ ہو میں ان میں پہلا ہوں جن سے زمین کھلے گی اور فخر یہ نہیں کہتا۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ، آپ کے خصائص، آپ کے کمالات، آپ کے معجزات، آپ کا حلیہ مبارک اور آپ سے منسوب ہر شے کو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، اولیاء عظام اور علماء کرام بیان فرماتے رہے اور قیامت تک بیان ہوتے رہیں گے۔ حضور ﷺ کا ذکر کرنا دراصل آپ کی محبت کا ثبوت ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہے اور میرے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے جو شخص جس سے محبت کرتا ہے بروز قیامت اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا (بخاری شریف)

اَوْلِیَاء کرام کا تذکرہ کرنا:۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کا تذکرہ فرمایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ سورہ یونس آیت ۶۲

ترجمہ:۔ سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ خوف ہے نہ غم

تفسیر:۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اَوْلِیَآءُ اللّٰہ کہلاتے ہیں اور اس کے مردود، اَوْلِیَآءُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (یعنی شیطین) رب تعالیٰ فرماتا ہے اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ، ان مقبولوں میں بعض تو تقویٰ طہارت وغیرہ سے مقبول ہو جاتے ہیں، یہ ولایتِ کسبی ہے، بعض مادر زاد ولی ہوتے ہیں یہ ولایت عطائی ہوتی ہے دیکھو بی بی مریم مادر زاد ولیہ تھیں، آدم علیہ السلام پیدا ہوتے ہی مسجود ملائکہ ہوئے اور بعض لوگ کسی کی نگاہ کرم سے ولی بن جاتے ہیں اسے ولایت وہبی کہتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے جادوگر آناً فاناً مومن صحابی شہید ہوئے یا حبیب نجار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں آناً فاناً ولی ہو گئے، یہ آیت تینوں قسم کے ولیوں کو شامل ہے جہاں ولی کی برائی ارشاد ہوئی وہ وَلِیٌّ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (یعنی شیطان) ہے۔ ولی دو قسم کے ہیں،

ولی تشریعی، ولی تکوینی، ولی تشریعی ہر نیک مسلمان ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہو، تکوینی ولی وہ ہے
جسے عالم میں تصرف کا اختیار دیا گیا ہو، ولی تشریعی تو ہر چالیس متقی مسلمانوں میں ایک ہوتا ہے اور
ولی تکوینی کی جماعت مخصوص ہے، غوث، قطب، ابدال وغیرہ اس جماعت کے افراد ہیں یہ تمام
قیامت کے ڈر و رنج سے یا دنیا کے مضر خوف و غم سے محفوظ ہیں۔ تفسیر نور العرفان ص ۳۴۳

حدیث مبارکہ میں بھی اولیاء اللہ کا ذکر ہے چنانچہ اس سلسلہ میں بخاری شریف کی
حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا
فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ
وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ
یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا
وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ
تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ ۔ بخاری شریف مترجم
جلد سوم کتاب الرقاق باب ۸۴۲ ص ۵۵۳

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا
بندہ کسی شے سے اس قدر نزدیکی حاصل نہیں کرتا جتنا کہ فرائض سے اور میرا بندہ برابر نوافل کے
ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب
میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی
بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ
پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو

ضرور میں اسے عطا فرماتا ہوں اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام
میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا سمجھنے میں کیونکہ میں اس کے اس
برا سمجھنے کو برا سمجھتا ہوں۔

شرح:۔ اولیاء اللہ سے دشمنی اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ، ولیوں کے
ساتھ ہے لہذا ولیوں کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ یہ حدیث مبارکہ ان
لوگوں کے لئے خاص طور پر توجہ طلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ اینٹ
کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے مذہب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح
ترین تصویر کو بریلویت ٹھہرا کر مطعون کرتے ہیں اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت
کے جذبات بھرتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ اللہ تعالیٰ سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ
تعالیٰ کے خلاف صف آراء ہونا ہے جس میں آخرت کی کوئی بھلائی نہیں۔
بخاری شریف مترجم جلد سوم ص ۵۵۳

لوگوں کو بزرگان دین کے عرس سے منع کرنا محرم کے کھچڑے، شیخ عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ المعروف غوث اعظم کی گیارہویں اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
المعروف خواجہ غریب نواز کی چھٹی کو حرام کہہ کر ان سے روکنا، اولیاء اللہ کو پکارنے کو شرک
کہنا، مزارات اولیاء پر جانے کو بدعت کہنا، بزرگان دین کے متعلق کہنا کہ مر کر مٹی میں مل گئے،
کسی کی فریاد کو سن نہیں سکتے، دیکھ نہیں سکتے، پہچان نہیں سکتے، مدد نہیں کر سکتے، اپنے مزار کی
حفاظت نہیں کر سکتے تمہاری حفاظت کیا کریں گے، اپنے آپ کو مرنے سے نہ بچا سکے تمہیں کیا
بچائیں گے، کل بروز قیامت کسی کی سفارش نہیں کر سکیں گے وغیرہ تمام باتیں اولیاء اللہ سے
عداوت کی علامت ہیں۔ جس کے دل میں اولیاء کرام کی محبت ہوگی وہ ایسی باتیں ہرگز نہیں
کرے گا اور جس کے دل میں اولیاء اللہ کی عداوت ہوگی آپ حضرات نے پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا

ایسے شخص کے ساتھ اعلان جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ جس سے اعلان جنگ فرمائے پھر کیا اسے جنت میں داخل ہونے دے گا؟ ہرگز نہیں۔ دنیاوی مثال سے عرض کروں کہ زید، عمرو کا دشمن ہے۔ تو کیا عمرو، زید کو اپنے گھر میں داخل ہونے دے گا؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ بلا تشبیہ جو شخص اللہ کے ولیوں کا دشمن ہے، ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے پھر اسے دنیا میں بھی ذلیل وخوار کرے گا اور آخرت میں بھی۔ قرآن پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے محبوب بندوں کا جو دشمن ہے اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں سے دشمنی کا اعلان فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

سورۃ البقرۃ آیت ۹۸

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل کا اور میکائیل کا تو ایسے کافروں کا اللہ دشمن ہے۔

پس ایسے لوگ جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھتے ہیں ان کو دعوت فکر ہے کہ اپنے دلوں میں نفاق کا بیج نہ بوئیں، اللہ تعالیٰ کی دشمنی کو مول نہ لیں اور اپنی عاقبت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

درود وسلام کی فضیلت:۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان

پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ایصال ثواب کی محفل میں درود وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام کی فضیلت احادیث مبارکہ کے حوالہ سے تحریر کی جاتی ہے۔

حدیث ۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئٰتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا ص ۲۰۰

روایت ہے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔ (نسائی)

حدیث ۲۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ایضاً

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

حدیث ۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِىْ مِنْ اُمَّتِى السَّلَامَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔ ایضاً

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ نسائی، دارمی

ختم شریف کی فضیلت:۔

ختم شریف پڑھنے کے لئے قرآن پاک کی کسی سورت یا آیت کی کوئی پابندی نہیں جہاں سے جس قدر میسر آئے پڑھ لیں، ہاں کچھ سورتیں زیادہ معروف ہیں کہ ان کا ثواب زیادہ ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ، چاروں قل وغیرہ۔ لہذا ان سورتوں کے مختصر فضائل تحریر کیے جاتے ہیں۔

حدیث:۔ حضرت ابو سعید بن مُعَلّٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد) میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن پاک کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم باب ۱ فَضْلِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ص ۳۳

حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ الاخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (سننے والا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا، اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک یہ تہائی

قرآن کے برابر ہے۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم ص ۳۶

مذکورہ سورتوں کے علاوہ بھی اگر کوئی شخص قرآن پاک کے کسی بھی حصہ سے کچھ بھی تلاوت کرے گا تو ثواب ہی پائے گا چنانچہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔ جو کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے تو اسے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں کی مثل ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، اور میم ایک حرف ہے۔ ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول کتاب فضائل القرآن ص ۴۶۸

ختم شریف پڑھنے کے بعد میت کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے، اس کے لئے دعائے مغفرت اور بزرگان دین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ دعا کی فضیلت صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ آخر میں ایصال ثواب کی محفل کے شرکاء کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ کھانا کھلانے کی فضیلت میں احادیث مبارکہ تو بہت ہیں اور لوگ کھانا کھلانے کے ثواب سے بھی واقف ہیں لہذا اس سلسلہ میں ایک حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب فَضْلِ الصَّدَقَۃِ ص ۴۱۸

روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ترمذی، ابن ماجہ

اعتراض:۔ مذکورہ تمام اعمال علیحدہ علیحدہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن جب یہ تمام اعمال اکٹھے کیے جائیں تو ناجائز ہیں کہ حضور ﷺ نے مذکورہ تمام اعمال اکٹھے نہیں کیے تھے۔

جواب:۔ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ پانی حلال، دودھ حلال، چینی حلال، چائے کی پتی حلال، لیکن جب ان تمام اشیاء کی چائے بنالیں تو وہ حرام ہو جائے گی اس لئے کہ ان تمام اشیاء کو اکٹھا کرکے

جائے کی صورت میں استعمال کرنا حضور ﷺ سے ثابت نہیں تو ایسے شخص کی کھوپڑی میں دماغ نہیں بلکہ بھُس بھرا ہے۔ بالکل اسی طرح مذکورہ تمام اعمال اکٹھے حضور ﷺ سے ثابت نہیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کی ممانعت بھی نہیں فرمائی۔ اور ناجائز وہی عمل ہوگا جس سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ منع فرمائیں۔

دن مقرر کرنا:۔

اعتراض:۔ آپ لوگ ان محافل کے لئے دن مقرر کر لیتے ہیں جبکہ دن مقرر کرنا تو بدعت ہے۔

جواب:۔ مذکورہ سوال کے دو جواب ہیں، ایک تحقیقی دوسرا الزامی۔

تحقیقی جواب تو یہ کہ اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ط سورہ ابراہیم آیت ۵

ترجمہ:۔ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

تفسیر:۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ میلاد شریف (اسی طرح گیارہویں شریف) معراج شریف اور شب قدر میں علماء سے وعظ کرانا محمود ہے کہ واعظین اللہ کے دن یاد دلاتے ہیں، دوسرے یہ کہ جن دنوں کو اللہ کے پیاروں سے کوئی خاص نسبت ہو جائے وہ اللہ کے دن بن جاتے ہیں، یہاں ایام اللہ سے مراد یا تو قوم عاد وثمود پر عذاب آنے کی تاریخیں ہیں یا بنی اسرائیل پر منّ وسلوٰی اترنے کی اور فرعون کے غرق ہونے کی۔ تفسیر نور العرفان ص ۴۰۷

اور ارشاد فرمایا:۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۳

ترجمہ:۔ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں

تفسیر:۔ یعنی ایام تشریق میں منیٰ میں ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو۔ تفسیر نور العرفان

یہ بھی معلوم ہوا کہ ایام تشریق کے دن اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں لہذا دن مقرر کرنا بدعت نہیں۔

حدیث:۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ۔

بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب العلم باب ۵۳ ص ۱۳۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نصیحت (وعظ) کرنے کے لئے دن مقرر فرما رکھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ دن مقرر کرنا بدعت نہیں بلکہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ دن مقرر کرنے والی احادیث مبارکہ بیشمار ہیں طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کی گئیں۔ مختصر یہ اللہ رب العزۃ نے روزوں کے دن مقرر فرمائے، حج کے دن مقرر، ایام تشریق کے دن مقرر، قربانی کے دن مقرر، عیدین کے دن مقرر، پیدائش کا دن مقرر، موت کا دن مقرر، قیامت کا دن مقرر، اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی عبادت کے لئے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا، عیسائیوں کے لئے اتوار کا دن اور مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔

دوسرا جواب الزامی کہ تم لوگوں نے ہفتہ بھر میں چھٹی کا دن مقرر کر رکھا ہے، تمہارے بچوں کی سالگرہ کا دن مقرر، مناظروں کے دن مقرر، کانفرنسوں کے دن مقرر، رائے ونڈ کے اجتماع کا دن مقرر، تمہارے چلّوں کے دن مقرر، جماعت اسلامی کے اجتماع کا دن مقرر، کبھی اس طرح اعلان کیا ہے، کسی بھی جگہ کسی بھی دن رائے ونڈ کا اجتماع ہوگا، تمہارے شادی بیاہ کے دن مقرر، منگنی کا دن مقرر، ولیمہ کا دن مقرر، کبھی کسی سے کہا آپ لوگوں نے کہ ہمارے نزدیک ''مقرر'' کرنا بدعت ہے لہذا کسی بھی دن کسی بھی لڑکے کو لیکر آجانا اور ہماری کوئی بھی لڑکی بیاہ کر لے جانا، ولیمہ کسی بھی دن کر لینا۔ کائنات کا نظام ہر شے کے مقرر ہونے پر ہی چل رہا ہے لہذا دن مقرر کرنا بدعت نہیں اور جو دن مقرر کرنے کو بدعت کہے درحقیقت وہ خود بدعتی ہے۔

کھانے پر آیات قرآنی پڑھنا:۔

اعتراض :۔ ایصال ثواب کی محافل میں آپ لوگ کھانا سامنے رکھ کر کیوں پڑھتے ہیں اس عمل سے تو کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

جواب:۔اس اعتراض کے بھی دو جواب ہیں۔ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔پہلے تحقیقی جواب پیش کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ سورۃ الانعام آیت ۱۱۸۔۱۱۹

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس شے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس شے کو کھانے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔پس اپنی طرف سے حلال شے کو حرام کہنا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنا ہے۔یہ بھی معلوم ہوا قانون یہ ہے کہ حرام اشیاء کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس شے کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

حدیث ۱:۔فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا ۔مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم بَابُ فِي الْمُعْجِزَات ص ۲۸۸

ترجمہ:۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اُمّ سُلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔چنانچہ یہ روٹیاں لائیں۔نبی کریم ﷺ نے ان کا حکم دیا وہ توڑی گئیں۔ام سلیم نے ڈبہ نچوڑا اسے سالن بنا دیا پھر اس پر رسول اللہ ﷺ نے وہ پڑھا جس کا پڑھنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔پھر فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو۔انہیں بلایا گیا۔انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔وہ چلے گئے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ پھر اور دس کو تو ساری قوم نے کھا لیا اور سیر ہو گئے قوم کل ستر یا اسی آدمی تھے۔بخاری، مسلم۔

شرح:۔اس سے ثابت ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا قرآن مجید وغیرہ سنت ہے۔ہم فاتحہ میں یہی کرتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر آیات قرآنی، دعائیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ہشتم صفحہ ۲۱۸

حدیث ۲:۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ. الخ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس حلوہ پر ہاتھ رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ پڑھا۔بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم باب فی المعجزات ص ۲۹۱

الزامی جواب بھی ملاحظہ فرمائیں کہ جو لوگ اس کھانے کو حرام کہتے ہیں جس پر قرآن پڑھا جائے وہ کس کے نقش قدم پر چل رہے ہیں:۔

حدیث ۱ :۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے حضرت حُذَیفَہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال بنا لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔اسے امام مسلم نے روایت کیا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دُوم كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ ص ۴۰۲

حدیث۲:۔ عَنْ اُمَيَّةَ ابْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطٰنُ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے حضرت اُمَیَّہ بن مخشی سے فرماتے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا تو اس نے بسم اللہ نہ پڑھی حتّٰی کہ اس کے کھانے میں سے ایک لقمہ باقی رہ گیا، پھر جب اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ حضور ﷺ مسکرا دیئے، پھر فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔ اسے امام ابوداود نے روایت کیا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم کِتَابُ الْاَطْعِمَة ص ۴۱۰

مذکورہ دونوں روایات سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہے، وہ اسے بڑے شوق سے کھاتا ہے اور جس کھانے پر بسم اللہ شریف پڑھی جائے شیطان کے لئے وہ کھانا حرام ہے وہ اسے نہیں کھاتا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن پاک کی ایک آیت ہے شیطان پر کھانا حرام کرنے کے لئے ہمیں قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنا کافی ہے۔ غور فرمائیں کہ کس قدر گمراہی میں ہیں وہ لوگ جو ابلیس لعین سے بھی چند قدم آگے ہیں کہ جن پر کھانا حرام کرنے کے لئے ہمیں قرآن پاک کی کئی آیات پڑھنا پڑتی ہیں تب جا کر وہ کہتے ہیں کہ یہ کھانا حرام ہو گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے طیّب کو خبیث شے ہضم نہیں ہوتی مثلاً ہمارے پیٹ میں مکھی چلی جائے تو قے ہو جاتی ہے اسی طرح خبیث کو طیب شے بھی ہضم نہیں ہوتی۔ خبیث پیٹ میں ختم شریف کی کوئی شے چلی جائے تو وہ اسے باہر نکالنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے یہ مشاہدہ

میں نے اپنی آنکھوں سے کیا کہ میرے ایک عزیز نے ایک خبیثہ کو ختم شریف کا مالٹا کھلا دیا، کھاتے وقت تو اسے معلوم نہ تھا، کھانے کے بعد کھلانے والے نے بتا دیا کہ تمہیں ختم شریف کا مالٹا کھلا دیا گیا ہے، گلی حلق میں انگلی مار کر قے کرنے اس موقع پر مذکورہ حدیث مبارکہ یاد آئی، اور ویسے بھی طیّبات، خبیثوں کے لئے نہیں ہوتیں، خبیثوں کے لئے خبیثات ہیں، طیّبات تو طیّبین کے لئے ہیں۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا:۔

اعتراض:۔ کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب:۔ آپ لوگ شائد کھانا پشت پیچھے رکھتے ہوں، ہمیں تو کھانے کا ادب یہی سکھایا گیا ہے کہ کھانا سامنے ہی رکھا جائے۔ رہا مسئلہ دعا مانگنے کا تو یہ عمل ہمارے نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ الخ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب غزوہ تبوک کا دن ہوا تو لوگوں کو بھوک نے گھیر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے ان کے بچے

ہوئے کھانے منگوایئے پھران کے لئے اس کھانے پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے۔فرمایا ہاں
چنانچہ دسترخوان منگوایا اسے بچھایا پھران کے بچے ہوئے کھانے منگوائے تو کوئی شخص ایک مٹھی جو
لانے لگا اور کوئی ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی روٹی کا ٹکڑا حتّٰی کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہوگئی
پھر رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی پھر فرمایا اسے اپنے برتنوں میں لے لو، چنانچہ لوگوں
نے کھانا اپنے برتنوں میں لے لیا حتّٰی کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اسے بھر لیا حتّٰی کہ سیر ہوگئے
اور باقی بچ رہا۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم بَابُ فِی الْمُعْجِزَاتِ ص ۲۹۰

اعتراض:۔ ایصال ثواب کی تمام محافل بدعت ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھیں۔

جواب:۔ جماعت اسلامی، مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت، الدعوۃ والارشاد، جماعت اہل
حدیث، سپاہ صحابہ، جمعیت اشاعت توحید والسنۃ، لشکر طیبہ، لشکر جھنگوی وغیرہ یہ تمام جماعتیں
حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھیں لہٰذا اب سے پہلے ان تمام جماعتوں کو بدعت قرار
دیکر ان پر پابندی لگاؤ پھر سیرت النبی کانفرنس، محمد رسول اللہ کانفرنس، سید البشر کانفرنس، سہ روزہ
چالیس روزہ، رائے ونڈ کے اجتماع اور جماعت اسلامی کے اجتماع کو بدعت قرار دیکر ان پر
پابندی لگاؤ اس کے بعد ایصال ثواب کی محافل کو شوق سے بدعت کہنا۔ بدعت کے متعلق مزید
معلومات درکار ہوں تو فقیر کی کتاب "بدعت کیا ہے" کا مطالعہ مفید ہوگا۔ یہ تھا الزامی جواب،
تحقیقی جواب یہ کہ جو عمل شریعت کے خلاف نہیں پس وہ جائز ہے اگرچہ حضور ﷺ کے ظاہری
زمانہ مبارک میں نہ ہو۔ اس سلسلہ میں بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا
جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس تھے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ
یمامہ میں قرآن پاک کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف

مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ
آپ قرآن مجید کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں وہ
کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم یہ
کام پھر بھی اچھا ہے، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں برابر مجھ سے بحث کرتے رہے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق
ہو گیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نوجوان آدمی
اور صاحب عقل ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو وحی بھی لکھ
کر دیا کرتے تھے پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کردو، پس اللہ کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک
جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس سے بھاری نہ سمجھتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ
قرآن مجید کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ
نے نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ کام پھر بھی اچھا ہے۔ پس میں برابر حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کشادہ فرما دیا جس
طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کشادہ فرمایا تھا۔ بخاری شریف مترجم جلد
دوم کتاب التفسیر باب ۹۷۵ جَمْعِ الْقُرْآن (قرآن مجید کا جمع کرنا) صفحہ ۹۸۸

آپ حضرات نے غور فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک جو کام اچھا ہو اگرچہ حضور
ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں نہ ہو، اگرچہ وہ کام حضور ﷺ نے نہ کیا پس وہ کام کرنا جائز
ہے۔ اگر کوئی شخص واقعی حق بات سمجھنا چاہتا ہو تو اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قل، تیجہ (سوئم)،
ساتہ، چہلم، عرس، برسی، چھٹی، گیارہویں، رجب کے کونڈے، محرم کا کھچڑا وغیرہ ایصال ثواب
ہی کے مختلف نام ہیں اور ایصال ثواب از روئے قرآن و حدیث و اجماع و آثار جائز ہے اگرچہ ان
ناموں سے حضور ﷺ نے ایصال ثواب نہیں کیا تھا پھر بھی اللہ کی قسم یہ کام اچھے ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ جس طرح میرے رب نے حضرت ابو بکر صدیق ، حضرت عمر فاروق اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا سینہ کشادہ فرمایا تھا اسی طرح ایصال ثواب کے منکروں کا سینہ بھی کھول دے تاکہ وہ اچھے کاموں پر تنقید کرنے سے باز رہیں اور اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

برادران اسلام! مسلمانوں کے اکٹھے ہونے کے چند مواقع تھے جہاں مسلمان جمع ہو کر علم دین سیکھتے، عمل کی طرف راغب ہوتے، لوگوں کے دلوں میں اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی، صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیاء کرام کے نقوش قدم پر چلنے کی کوشش کی جاتی، لوگ ایک مقام پر اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے دکھ درد سے آگاہ ہوتے اور ایک دوسرے کے غم میں برابر شریک ہونے کی کوشش کرتے اور مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت بڑھتی۔ غیر مسلموں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی لہٰذا مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے ہوئے۔ غیر مسلموں نے سوچا کہ اگر ہم مسلمانوں کو ان کے دینی اجتماعات سے روکیں گے تو یہ لوگ ہرگز نہیں رکیں گے، اس لئے ان لوگوں کے ذریعے سے روکا جائے جنہوں نے لبادہ تو اسلام کا اوڑھا ہو لیکن اندرون خانہ ہوں وہ ہمارے ساتھی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ مسلمانوں کے دینی اجتماعات مثلاً قل، تیجہ، ساتہ، چہلم، عرس، برسی، گیارہویں اور میلاد کو بدعت کہہ کر ان اجتماعات سے مسلمانوں کو روکا گیا، بزرگوں کی خانقاہوں پر جانے کو شرک کہہ کر ان جگہوں پر مسلمانوں کو اکٹھے ہونے سے روک دیا گیا، دینی مدارس کو بنیاد پرستوں کے گڑھ کہہ کر مدرسوں سے روکنے کی کوشش کی گئی اور مساجد میں بم دھماکے کروا کے مسلمانوں کو مسجدوں میں بھی جانے سے روکنے کی کوشش کی گئی تاکہ مسلمان کسی طریقے سے بھی اکٹھے نہ ہو سکیں۔ نہ یہ اکٹھے ہونگے نہ ان کی قوت میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی کفار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکیں گے اور کسی حد تک کفار اپنی اس مذموم سازش میں کامیاب بھی ہوئے لیکن جب تک قیامت برپا نہیں ہوتی میرے آقا

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی غالب ہی رہیں گے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

لَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ

یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب العلم باب ۵۵ صفحہ ۱۳۷

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ :۔

حضرات محترم! ہمارا اللہ پاک، ہمارے نبی پاک، ہمارا قرآن پاک، ہمارا اسلام پاک، ہمارے عقائد پاک، ہمارے اعمال پاک، ہمارا بدن اور لباس پاک لہٰذا پاک بیویاں ہوں، پاک خصلتیں ہوں یا پاک اشیاء، اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہی پیدا فرمائی ہیں۔ قل کے چنے پاک، تیجہ، ساتہ، چہلم اور برسی کا کھانا پاک، عرس کا تبرک پاک، گیارہویں کی کھیر پاک، محرم کا کھچڑا پاک اور میلاد کی مٹھائی بھی پاک پس ان اشیاء کو کھانے والے بھی پاک۔ جو لوگ ان پاک اور حلال اشیاء پر حرمت کا فتویٰ لگاتے ہیں آئیں ذرا ان لوگوں کی طرف کہ وہ خود اپنے لئے کیا پسند کرتے ہیں۔

الْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ (حیرت انگیز کھانے):۔

پہلی ڈش:۔

سوال:۔ کچھوا، کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال از روئے قرآن و حدیث جواب ہو۔

جواب:۔ قرآن و حدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف میں آیا

ہے ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُمْ جب تک شرع تم کو بندش نہ کرے تم سوال نہ کیا کرو ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں[1]۔ فتاویٰ ثنائیہ (مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی) جلد ثانی باب ہفتم مسائل متفرقہ صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس ۲ شیش محل روڈ، لاہور۔

کچھوا کھانے کی ممانعت:۔

کچھوا کھانا حرام ہے دیکھئے ہدایہ شریف جلد ۴ ص ۴۳۹

اُتوں مصری وِچوں تُمّاں — بُن دا ہر اک جُج داجُمّاں
بُھن بُھن کھاندا کچھوکُمّاں — رَجدا ای نہیں بھکو شاہ

نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

دوسری ڈش:۔

بجو صید است۔ (بجو شکار ہے) عَرفُ الجادی مطبوعہ المطبع الصدیقی، بھوپال کتاب الاطعمہ صفحہ ۲۳۵ نواب میر نور الحسن خان بھوپالی غیر مقلد وہابی

بجو کھانا جائز ہے۔ فقہ محمدیہ ص ۳۷۹ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ النور اکیڈمی سرگودھا (مولوی محی الدین غیر مقلد وہابی)

بجو کھانے کی ممانعت:۔

بجو کھانا حرام ہے جیسا کہ احمد و اسحق نے ابو یعلی موصلی عن عبد اللہ بن یزید سے مرفوعا

---

[1] حرام اشیاء کو حلال ثابت کرنے کے لئے مخالفین اہل سنت یہ کلیہ استعمال کرتے ہیں کہ جس شے کو قرآن نے حرام نہیں کہا، وہ حلال ہے، حالانکہ بہت سی خبیث اشیاء تو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرام فرمائی ہیں۔ وہابیوں کے اسی قانون کو دیکھ لیں کہ قرآن نے قل کے چنے، تیجہ، ساتہ، چہلم، عرس گیارہویں اور میلاد وغیرہ کی اشیاء کو حرام نہیں فرمایا لہٰذا یہ تمام اشیاء حلال ہیں۔

روایت کی دیکھئے مرقات شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد پنجم ص ۶۷۳

تیسری ڈش:۔

اکل لحم اسپ حلال باشد (گھوڑے کا گوشت کھانا حلال ہے) عَرف الجادی ص ۲۳۶

گھوڑا کھانا جائز ہے۔ فقہ محمدیہ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا، لاہور حصہ پنجم ص ۳۷۸

گھوڑے کا کھانا جائز ہے۔ بہشتی زیور (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی) مطبوعہ تعمیری کتب خانہ راولپنڈی حصہ تیسرا ص ۶۰

گھوڑا کھانے کی ممانعت:۔

شریعت محمدی میں گھوڑا کھانا حرام ہے اس سلسلہ میں ابوداود، نسائی اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ ابوداود شریف مترجم جلد سوم کتابُ الْاَطْعِمَہ ص ۱۴۵، نسائی، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب مَا یُحِلُّ اَکْلُہٗ وَمَا یُحَرَّمُ ص ۳۹۶

روایت ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

حَرَامٌ عَلَیْکُمُ الْحُمُرُ الْاَھْلِیَّۃُ وَخَیْلُھَا وَبِغَالُھَا

ابوداود شریف مترجم جلد سوم کتابُ الْاَطْعِمَہ ص ۱۴۹

تم پر گھریلو گدھا، گھوڑا اور خچر حرام ہے۔

چوتھی ڈش:۔

گوہ کھانی جائز ہے۔ فقہ محمدیہ ص ۳۷۹، عرف الجادی ص ۲۳۶

گوہ کھانے کی ممانعت:۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوہ کھانے سے منع فرمایا:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ۔

ابوداود شریف مترجم جلد سوم کتاب الاطعمہ ص ۱۴۷، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۳۹۶

بے شک رسول اللہ ﷺ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

پانچویں ڈش:۔

وحق آنست کہ ہر حیوان بحری حلال ست۔ عرف الجادی ص ۲۳۸

اور حق یہ ہے کہ ہر حیوان بحری حلال ہے۔

حتّٰی کہ دریائی کتا اور خنزیر بھی مچھلی کی طرح حلال ہے۔ جائزۃ الشعوذی جلد دوم ص ۱۰۸

سوال:۔ بقول اَطباء حیوان بحری کا کھانے کی دوا میں استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ استعمال اس کا جائز ہے اور وہ پاک ہے اگر چہ وہ غیر ماہی (مچھلی کے علاوہ) ہو۔ فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۵۹۶ (مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

مچھلی کے سوا ہر حیوان بحری کی ممانعت:۔

پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے باقی تمام جانور حرام ہیں۔ دیکھئے ھدایہ شریف

وَلَا يُؤْكَلُ مِنْ حَيَوَانِ الْمَاءِ اِلَّا السَّمَكُ ھدایہ شریف جلد ۴ ص ۴۴۰

سُن سُن کھیراں داناں جلدا — حلوے داناں سُن کے بلدا

اپنے کھان لئے ڈڈو تلدا — دیوے ایس توں رب پناہ

نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

چھٹی ڈش:۔

سوال:۔ جس جگہ زاغ معروفہ (مشہور کوا) کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

جواب:۔ ثواب ہوگا۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۶ (مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

کوے کی حرمت کی دلیل:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب بَدْءِ الْخَلْقِ باب ۲۹۹ ص ۲۲۵

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیئے چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

نوٹ:۔ مذکورہ تمام جانور حرام ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ قتل کرنے کا حکم دیں وہ جانور حلال نہیں ہوتے۔

جس شخص نے کوے کی حِلّت کا فتویٰ دیا اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ اندھا ہوگیا تھا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے حدائق بخشش میں اس کے متعلق فرمایا:۔

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے
خبیث بہر خبیثہ، خبیثہ بہر خبیث
کہ ساتھ جنس کو باز و کلاغ لے کے چلے
جو دین کووں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا اُلاغ لے کے چلے

حضرت علامہ مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب نے فرمایا:۔

کوے کو کھا کے بھوک بھی اپنی مٹائیے
اور پھر ثواب و اجر بھی اللہ سے پائیے
میلاد کی مٹھائی سے غش کھا گیا ہے یہ
کوے کی یخنی لائیے اس کو پلائیے
بے چین ہے یہ کوے کے قیمے کے واسطے
چاول یہ گیارہویں کے اسے مت کھلائیے

اسی طرح ایک اور شاعر نے کہا:۔

تسی سُنیوں او خوش بختو نبی دا میلاد مناؤ سج دھج کے
میں نعت سناواں سوہنے دی تسی نعرہ لاؤ گج وج کے
جھوٹے کاں کھاندے نے کھان دیو اسی حلوے کھائیے رج رج کے

انہی لوگوں کے متعلق صائم چشتی صاحب نے کہا:۔

شرم حیا ایس رو ہڑ گوائی | بن دا نبی دا چھوٹا بھائی
جہے خوب خوراک سُو آئی | کاں بٹیریوں لبیند الاہ

نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

ساتویں ڈش:۔

سوال:۔ بکری یا بکرے کی کھال و آنکھیں و کان و بیضہ و غدود و حرام مغز وغیرہ کتنی چیزیں حلال ہیں اور کتنی حرام؟

جواب:۔ بکری وغیرہ جتنے جانور حلال ہیں ان کے تمام اجزاء حلال ہیں، ان کی کوئی چیز حرام نہیں ہاں دم مسفوح (بہتا ہوا خون) البتہ حرام ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد سوم کتاب الاطعمہ والصید

ص ۳۲۰ مطبوعہ نیو پبلک پریس لال کنواں دہلی، بھارت (نذیر حسین دہلوی غیر مقلد وہابی)

غور فرمایا آپ حضرات نے کہ وہابیوں کے نزدیک جانور کی کھال، اس کی آنکھیں، غدود، پتہ، انتڑیاں، مثانہ، پیشاب کی نالی، نر کا عضو تناسل، خصیے اور مادہ کی شرمگاہ وغیرہ سب حلال ہیں۔

مقلدین کو مشرک اور تقلید کو شرک کہنے والے جب تقلید سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں، جب خود کو مجتہد سمجھ قرآن و حدیث کے معنیٰ میں اپنی غلیظ رائے استعمال کرکے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے شریعت کی تمام حدود کو پار کر جاتے ہیں تو اسی قسم کی غلاظت ان کے حصہ میں آتی ہے۔

بُلبل پُچھیا اِک دن اِل کولوں اماں وڈیے کی اے ناں تیرا
کہڑے ناں گھرانے دے ہے تعلق کی لگدا اے ڈھیڈو کاں تیرا
سروں گھومیے اُچی شلوار تیری کہڑے وچ سکول دے پڑھی ایں توں
رکھوں رلیا اے ایڈا مقام تینوں کیویں اودھ اسمان تے چڑھی ایں توں
کہیا اِل نے سُن ان پڑھ کُڑیے توں میرا مقام نہیں پا سکدی
توں تے پُھل نوں چُم کے ہوئی مشرک کدی جنت دے وچ نہیں جاسکدی
توں ایں مقلد تے غیر مقلد ہاں میں بڑی پیراں فقیراں توں سڑی ہوئی آں
سدھی رب نوں جاکے ملدی ہاں تاہیں اودھ اسمان چڑھی ہوئی آں
اجے ویلا ای چھڈ تقلید پُھل دی بو ہے بدعت تے شرک دے بند کرلے
ایویں اپنی عمر برباد نہ کر میرے وانگوں اُجاڑ پسند کرلے
بُلبل پُچھیا کی ایڈریس تیرا مینوں اپنا تھاں مکان دس دے
تینوں ملن دی پُوے جے لوڑ مینوں پورا بُڈھڑیے پتہ نشان دس دے

کیہا اِل میں اُلو دی ہاں پنچھی مشہور ہاں سارے سنسار اتے
میرا کتیاں توں آکے پتہ پچھیں بیٹھی ہوواں گی کسے مُردار اتے
بلبل آکھیا ہٹ منہ کالیئے نی ہون لنگھاں صبح تے شام تینوں
ابراہیمؔ میں پھلاں نوں نہیں چھڈنا شالا رہوے نصیب حرام تینوں

دلفریب مشروبات:۔

پہلا مشروب :۔

سوال:۔ اگر کتا کنویں میں گر پڑے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر کتا کنویں میں گر پڑے اور پانی کا رنگ یا مزہ یا بو تبدیل نہ ہو تو وہ پانی پاک ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۳۳۸

کتے والے پانی کی حرمت:۔

حدیث:۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعًا بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۱۲۹ ص ۱۷۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پانی پی لے تو وہ اسے سات دفعہ دھوئے۔

شرح:۔ جمہور علماء نے حدیث زیر بحث سے کتے کے نجس ہونے کا استدلال کیا ہے کیونکہ جب اس کا لعاب دہن نجس ہے جو منہ میں پیدا ہوتا ہے تو اس کا باقی بدن بطریق اولیٰ نجس قرار پائے گا۔ فیوض الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸۲

کتے کا جھوٹا ناپاک ہے۔ بہار شریعت جلد اول حصہ دوم ص ۲۹

کنویں میں کتا گر جائے تو (کتا نکالنے کے بعد) کنویں کا کل پانی نکالا جائے گا۔ بہار شریعت

جلد اول حصہ دوم ص ۲۷

دوسرا مشروب:۔

سوال:۔ ہندو جو پیاؤ (سبیل) پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۶

سود کی حرمت:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ جُزْءً اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب الربوٰ ص ۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کے ستر حصے ہیں جن سے کمترین حصہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے زنا کرے۔

تیسرا مشروب:۔

دودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال لیا جائے۔ بہشتی زیور گیارھواں حصہ ص ۹ (اشرفعلی تھانوی)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ دودھ میں نجاست گرتے ہی دودھ ناپاک ہو جاتا ہے کیونکہ گوبر جونہی دودھ میں گرے گا، گھل جائے گا اسے نکالا نہیں جا سکتا۔

چوتھا مشروب جسے مخالفین اہل سنت بطور دوا استعمال کرتے ہیں:۔

سوال:۔ اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے حدیث میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے کیسے جائز ہوا؟ ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں کیا باعث اعتراض ہے؟

جواب:۔ حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے۔ جس کو نفرت ہو وہ نہ پیے لیکن حِلّت کا اعتقاد رکھے (اسے حلال سمجھے) ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی باب ہفتم مسائل متفرقہ صفحہ ۶۷ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس، ۲ شیش محل روڈ، لاہور۔

پیشاب کی حرمت کا ثبوت:۔

حدیث:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۱۵۲ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے صفحہ ۱۸۸۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنی جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں، پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔

شرح:۔ حدیث ھذا کو امام بخاری نے طہارۃ و جنائز میں بھی ذکر کیا، مسلم، ابن ماجہ، ابوداود اور ترمذی نے طہارۃ میں اور نسائی نے طہارۃ، جنائز و تفسیر میں درج کیا۔ مقصود عنوان یہ بتاتا ہے کہ پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑوں کو محفوظ نہ رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث ھذا میں پیشاب سے نہ بچنے والے پر عذاب کا بیان ہوا جس سے اس گناہ کا اشد و اکبر ہونا ثابت ہوا۔ فیوض الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۴۴۳

یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچے اسے قبر میں عذاب دیا جائے گا اور جو شخص پیشاب کو پی لے کیا وہ عذاب قبر سے بچ جائے گا؟

وہابی جس حدیث مبارکہ سے جانور کا پیشاب پینے کا استدلال کرتے ہیں وہ حدیث مبارکہ بھی تحریر کی جاتی ہے:۔

حدیث:۔ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عُکل یا عُرَینہ کے کچھ لوگ حاضر بارگاہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ نے انہیں اونٹوں کی چراگاہ کے پاس چلے جانے کا حکم دیا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ چلے گئے جب تندرست ہوئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر پہنچی تو ان کا تعاقب کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ انہیں لیکر آئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیئے گئے پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ اَبُو قِلابَہ کا بیان ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۱۶۴ ص ۱۹۲

شرح:۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جانور خواہ حلال ہو یا حرام سب کا پیشاب نجس ہے اور بطور دوا بھی اس کا پینا اور استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبیلہ عُرَینہ کے آدمیوں کو اونٹ کا پیشاب پینے کی ہدایت دی تھی وہ منسوخ ہے کیونکہ آپ نے فرمایا:۔ اِسْتَنْزِهُوْا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ فیوض الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۴۶۴ پیشاب سے بچو کہ پیشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا سبب ہے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ نے تحریر فرمایا:۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو پیشاب پینے کی ہدایت وحی کی بنا پر دی تھی۔ حضور

علیہ السلام کو بذریعہ وحی یہ بتادیا گیا تھا کہ یہ مرتد ہو کر مریں گے اور ان کے مرض کی دوا اونٹوں کا پیشاب ہے۔ پس اگر کسی کو قطعی حتمی طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں مریض کی شفا اسی میں ہے کہ حرام چیز کھائے یا پیئے تو اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ کے ماتحت اس کو حرام چیز کا استعمال جائز ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ بڑے سے بڑا حکیم اور طبیب یہ قطعی فیصلہ نہیں دے سکتا کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور اچھا ہو جائے گا اس لئے بطور دوا بھی حرام چیزوں کا کھانا نا جائز ہی قرار پائے گا کیونکہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَ کُمْ فِیْ حَرَامٍ (صحیح ابن حبان) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ عینی شرح بخاری جلد اول ص ۲۰

حضرات محترم! غور فرمایا آپ نے کہ جس کے دل میں حضور ﷺ کی محبت ہے وہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ کی شرح کس طرح بیان کرتا ہے اور جس کے دل میں میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت نہیں جس کے ذہن میں خباثت بھری ہے وہ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ کی کیسی شرح کرتا ہے۔ سچ کہا شاعر نے:۔

بنا عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری　　　آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

لطیفہ:۔

چنانچہ ایسے ہی ایک صاحب استنجا کرنے کے بعد نماز وتر پڑھا کرتے تھے۔ کسی صاحب نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے حدیث پر عمل کرتا ہوں۔ حدیث میں آتا ہے:۔ مَنِ اسْتَنْجٰی فَلْیُوْتِرْ (جو استنجا کرے پس چاہیئے کہ وتر کرے) اس حدیث پاک کا مطلب تو یہ ہے کہ جو استنجا کرے وہ طاق کو ملحوظ رکھے یعنی تین یا پانچ مرتبہ استنجا کرے مگر اس نے یہ سمجھ لیا جو استنجا کرے وہ وتر پڑھے۔

اسی طرح ایک صاحب نماز پڑھتے ہوئے اپنے ساتھ ایک کتا باندھ لیا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو بولے چونکہ میں عامل بالحدیث ہوں اس لئے حدیث پر عمل کرتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے:۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ نماز نہیں ہوتی جب تک قلب حاضر نہ ہو (حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ حضور قلب یعنی خشوع وخضوع کے بغیر نماز کامل نہیں) پوچھنے والے نے بتایا: ارے صاحب! کتے کو تو عربی زبان میں ''کَلْب'' کہتے ہیں اور حدیث میں تو بڑے قاف سے ''قَلْب'' ہے جس کا معنی دل ہے یعنی نماز (کامل) نہیں ہوتی جب کہ دل حاضر نہ ہو تو بولے: قلب اگر بڑے قاف سے ہے تو میں بھی بڑا ہی کتا ساتھ باندھتا ہوں۔ واعظ جلد چہارم ص ۸۴

چند دیگر خرافات کو بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

پہلی خرافت:۔

منی ہرچند پاک است۔ عرف الجادی ص ۱۰، اسی کی مثل فتاویٰ نذیریہ میں بھی لکھا ہے۔

منی ہر صورت پاک ہے۔

منی کے نجس ہونے کی دلیل:۔

حدیث:۔ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۱۶۲ ص ۱۹۲

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس منی کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے، فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ منی نجس ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے منی کو دھویا کرتی تھیں۔ فیوض الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۲۶۱

منی نجاست غلیظہ ہے۔ بہار شریعت جلد اول حصہ دوم ص ۵۰

دوسری خرافت:۔

دعوی نجس عین بودن سگ و خنزیر و پلید بودن خمر و دم مسفوح و حیوان مردار نا تمام ست۔ عرف الجادی ص ۱۰

کتے، خنزیر، شراب، بہنے والا خون اور مردار کے ناپاک ہونے کا دعوٰی درست نہیں۔

مذکورہ خرافت کے رد کی حاجت نہیں ہر مسلمان کو ان چیزوں کا ناپاک ہونا معلوم ہے۔

تیسری خرافت:۔

جس جگہ ایسے جانور کا گوبر یا پیشاب ہو جو جائز ہے (یعنی حلال جانور کا گوبر اور پیشاب) اس جگہ نماز پڑھنی جائز ہے۔ فقہ محمدیہ حصہ اول ص ۱۹

جانوروں کا پیشاب نجس ہے۔

جانور حلال ہو یا حرام دونوں کا گوبر مینگنیاں اور پیشاب نجاست ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ حلال جانور کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور اس کا گوبر اور مینگنیاں نجاست غلیظہ جبکہ حرام جانور کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول ص ۷۹

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں۔

شرائط نماز میں پہلی شرط طہارت ہے۔ یعنی نمازی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ بہار شریعت جلد اول حصہ سوم ص ۲۳

چوتھی خرافت:۔

رات کو کمرے میں پیالہ رکھ کر اس میں پیشاب کرنا سنت ہے۔ فقہ محمدیہ حصہ اول ص ۱۸

معلوم نہیں یہ لوگ پیالے میں پیشاب کر کے اس کی چھینٹوں سے کیسے بچتے ہونگے، استنجا کہاں اور کیسے کرتے ہونگے اور پیالے میں پیشاب کرنے کا مقصد کیا ہے؟ جو عمل سنت نہیں اسے سنت کہہ رہے ہیں اور جو سنت ہے اس پر عمل نہیں۔ سر منڈوائے رکھنا، ننگے سر نماز پڑھنا، اور اگر کوئی دوران نماز ان کے ننگے سر پر ٹوپی رکھ دے تو اپنے ہی سر پر تھپڑ مار کر ٹوپی کو گرا دینا (فقیر نے یہ عمل اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے)، چیخ مار کر آمین کہنا، لوگوں کو نیکیوں سے روکنا (یاد رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھنا نیکی ہے، نماز کے بعد ذکر کرنا نیکی ہے قل، تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی، عرس، گیارہویں اور میلاد نیکی ہے)، حرام اشیاء کے استعمال کا حکم کرنا کس کی سنت ہے اور یہ لوگ کس کی سنت سمجھ کر ان باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

سنت کی تعریف:۔ ایسا عمل جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا، وہ عمل آپ کی ذات مبارکہ کے لئے ہی مخصوص نہ تھا (مثلاً بچی کو گود میں لے کر نماز پڑھنا، اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کرنا، نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا، گیارہ شادیاں کرنا وغیرہ)، اپنی امت کو وہ عمل کرنے کا حکم دیا اور پھر کبھی آپ نے اس عمل سے منع بھی نہ فرمایا یعنی وہ عمل منسوخ بھی نہ ہوا (مثلاً شروع اسلام میں دوران نماز بھی گفتگو جائز تھی بعد میں منع فرما دیا گیا اسی طرح رفع یدین کرنا اور فاتحہ خلف الامام شروع میں جائز تھا بعد میں منع فرما دیا گیا) پس ایسے عمل کو سنت کہا جائے گا۔

مذکورہ تمام کھانے، مشروبات اور خرافات کو ذہن نشین رکھیں اور ایک نظر وہابی دیوبندی ہوٹل اینڈ ریسٹورینٹ پر بھی ڈالیں۔

وہابی، دیوبندی ہوٹل اینڈ ریسٹورینٹ:۔

مندرجہ ذیل عجیب وغریب کھانے اور مشروبات ہر وقت مل سکتے ہیں:۔
گھوڑے کے سری پائے (آنکھوں سمیت)، کوے کا قیمہ، گوہ کے کباب، بجو کے برگر، بکرے کی آنت کے سلائس، تمام آبی جانور مثلاً مینڈک فرائی، کچھوے کے انڈوں کا آملیٹ (جو جانور حلال ہو اس کے انڈے بھی حلال ہوتے ہیں اور وہابیوں کے نزدیک کچھوا حلال ہے لہذا ان کے نزدیک اس کے انڈے بھی حلال ہوئے)، سانپوں کا سوپ، کچھوے کی کلیجی، دریائی گھوڑا، دریائی کتا اور دریائی خنزیر کا گوشت، کتا گرے کنویں کا پانی، ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائی گئی سبیل کا پانی، گھوڑی کے دودھ کی چائے (وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک گھوڑا کھانا جائز ہے اور جو جانور جائز ہو اس کا دودھ بھی جائز ہوتا ہے)، نیز گوبر اور مینگنیوں والا دودھ ہر وقت میسر ہے۔

مذکورہ دلفریب کھانے اور سحر انگیز مشروبات استعمال کرنے کے بعد اگر کوئی وہابی دیوبندی بیمار ہو جائے تو گھبرائیں نہیں ہوٹل اینڈ ریسٹورینٹ سے ملحقہ ایک ڈسپنسری ہے جہاں بکری، گائے اور اونٹ کا پیشاب ہر وقت موجود ہے جسے پلا کر آپ کا علاج کیا جائے گا۔ خون، شراب اور منی سے لتھڑا ہوا آرام دہ بستر گوبر اور مینگنیوں والے کمرے میں بچھا دیا گیا ہے اور سب سے بڑی سہولت یہ کہ رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء نہیں جانا پڑے گا کمرے میں پیالہ رکھ دیا گیا ہے اسی میں پیشاب، پاخانہ کریں۔ ایسے کھانے ایسے مشروبات اور ایسی سہولت کسی اور جگہ، ناممکن۔

برادران اسلام! گزشتہ بیان کا حاصل یہ کہ ایصال ثواب کی تمام محافل اسباب مغفرت ہیں۔ عام مسلمانوں کو ایصال ثواب کرنا ان کی مغفرت کا سبب ہے اور خواص کو ایصال ثواب کرنا

ان کے درجات کی بلندی کا سبب ہے۔ بندہ گنہگار ہو یا نیکوکار ہر دو صورتوں میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور نقصان کسی صورت نہیں۔ جو لوگ ایصال ثواب کی ان محافل سے لوگوں کو روکتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اپنے وفات شدگان کو ایصال ثواب کرنے والے منکروں کا کیا بگاڑتے ہیں۔

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

یہاں یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ جس طرح ایصال ثواب کے منکر زندہ مسلمانوں کے دشمن ہیں کہ اپنی خارجیت کا ثبوت دیتے ہوئے کفار کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں، انہیں مشرک کہتے ہیں اور بتوں کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرتے ہیں اسی طرح یہ لوگ وفات شدہ مسلمانوں کے بھی دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمان کی بخشش کا سامان نہ ہو جائے۔

ایسے لوگوں کو ایک مفید مشورہ ہے کہ اعتدال کی راہ اختیار کریں، اگر واقعی ان لوگوں کو ایصال ثواب کی محافل اچھی نہیں لگتیں تو نہ کریں، مرنے سے پہلے اپنے گھر والوں کو وصیت کر جائیں کہ میرے مرنے کے بعد میرے قل، تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی نہ کرنا لیکن خدارا اپنی عاقبت مزید خراب نہ کریں دوسرے مسلمانوں کو تو منع نہ کریں اور اس موضوع پر محاذ آرائی تو نہ کریں، شر انگیز تقاریر کر کے لوگوں کے جذبات کو تو مجروح نہ کریں، فساد برپا کرنے والی کتابیں لکھ کر لوگوں میں افتراق و انتشار کی فضا تو پیدا نہ کریں اگر ان کے پاس کوئی قرآن وحدیث سے دلیل ہے تو دوٹوک بات کریں، آیت مبارکہ یا حدیث مبارکہ سنا کر لوگوں کو بتائیں کہ فلاں آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایصال ثواب کی محفل سے منع فرمایا ہے یا فلاں حدیث مبارکہ ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ان محافل سے منع فرمایا ہے تا کہ ہم مسلمان ان محافل سے باز رہیں

اعتراض:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ مبارک میں تو ایصال ثواب کی یہ محفلیں نہیں تھیں پھر ان محافل کے خلاف آیت کیسے نازل ہوتی یا حضور ﷺ ان محافل کے خلاف کیا ارشاد فرماتے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ اپنے محبوب دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کائنات کی ہر شے کا علم عطا فرمایا ہے لہٰذا حضور ﷺ نے قیامت تک آنے والے تمام فرقوں کے متعلق اپنے امتیوں کو خبردار فرمایا دیا تھا۔ اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:۔

قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ۔

بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب بدء الخلق باب ۲۸۵ ص ۲۰۸

نبی کریم ﷺ ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتداء سے ذکر فرمانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور جہنمی اپنے مقام پر، پس جس نے اسے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

حضور ﷺ نے چکڑالویوں کی خبر دی:۔

وہ فرقہ جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ حدیث کچھ نہیں، جو کچھ قرآن میں ہے بس وہی قابل عمل ہے، موجودہ احادیث لوگوں کی من گھڑت باتیں ہیں، اس فرقہ کا بانی عبداللہ چکڑالوی تھا۔ میرے آقا ﷺ نے اپنے ظاہری زمانہ مبارک میں ہی اپنے امتیوں کو ان لوگوں کی خبر دی تھی۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ

وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب الاعتصام ص ۵۲

روایت ہے حضرت مقدام بن معدیکرب سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل (حدیث) بھی، خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر (تکیہ لگائے) کہے کہ صرف قرآن کو تھام لو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا۔

خوارج وروافض کا ذکر:۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُّفَرِّطُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَّحْمِلُهٗ شَنَانِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۴۸

روایت ہے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تجھ میں حضرت عیسیٰ کی مثال ہے جن سے یہود نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں کو تہمت لگائی اور ان سے عیسائیوں نے محبت کی حتیٰ کہ انہیں اس درجہ میں پہنچا دیا جو ان کا نہ تھا پھر فرمایا میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہونگے محبت میں افراط کرنے والے مجھے ان صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بغض بغض رکھنے والے جن کا بغض انہیں اس بات پر ابھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔ مسند امام احمد

باب مدینۃ العلم امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اسی بات کو اپنے خطبہ میں فرمایا:۔ سَیَهْلِکُ فِیَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰی غَیْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ یَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰی غَیْرِ الْحَقِّ وَخَیْرُ النَّاسِ فِیَّ حَالًا اَلنَّمَطُ الْاَوْسَطُ وَالْزِمُوْهُ وَالْزِمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدَ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّیْطَانِ کَمَا اِنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ اَلَا مَنْ دَعَا اِلٰی هٰذَا الشِّعَارِ فَاقْتُلُوْهُ وَلَوْ کَانَ تَحْتَ عِمَامَتِیْ هٰذِهٖ ۔

عنقریب میرے متعلق دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا کہ اسے غُلوئے محبت حق کے خلاف لے جائے گا۔ دوسرا گروہ میرے بارے میں بُغض وعناد میں حد سے بڑھنے والا کہ اس کا بُغض اسے حق کے خلاف لے جائے گا۔ اور میرے بارے میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو اعتدال پر ہوں گے تو تم بھی درمیانی راہ کو لازم پکڑو اور سوادِ اعظم کے ساتھ رہو بے شک جماعت پر اللہ کا دست قدرت ہے۔ خبردار جماعت سے جدا نہ ہونا پس جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے جیسے گلے سے جدا ہونے والی بکری بھیڑیے کا لقمہ بنتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ جو ان باتوں کی طرف بلائے اسے قتل کر دو خواہ وہ میرے اس عمامہ کے نیچے ہو۔ نہج البلاغہ قسم اول ص ۲۶۰ (اہل تشیع کی مشہور کتاب)

یہ حقیقت عالم آشکار ہے کہ روافض (شیعہ) حُبِ علی رضی اللہ عنہ میں حد سے متجاوز ہیں اور خوارج (دیوبندی، وہابی) عداوت علی رضی اللہ عنہ میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اَلنَّمَطُ الْاَوْسَطُ (درمیانی راہ) پر صرف اہل سنت وجماعت ہیں جو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں افراط وتفریط سے پاک ہیں۔

سوادِ اعظم یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت بھی قرونِ اولیٰ سے تا امروز اہل سُنّت ہی ہیں جن سے وابستہ رہنے کی تلقین مولائے کائنات نے اپنے خطبہ شریف میں فرمائی ہے۔ اسلام اور

خمینی مذہب ص ۳۱۲

مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ بدر القادری صاحب کی کتاب ''اسلام اور خمینی مذہب'' کا مطالعہ کیجئے۔

روافض کا عقیدہ :۔

رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ سے افضل ہیں، ان کا شعر ہے:۔

علی کو مصطفےٰ سے میں تو افضل کہہ نہیں سکتا — مگر اپنے سے بہتر دیکھ کر داماد کرتے ہیں

رافضیوں کی اقسام میں ایک نصیریہ فرقہ ہے، ان کا شعر ہے:۔

دکھا دو یا علی جلوہ نصیری کے خدا تم ہو — یہ آنکھیں طالب دیدار ہیں حاجت روا تم ہو

لوگ بے وجہ نصیری کو برا کہتے ہیں — کچھ تو دیکھا ہے علی میں جو خدا کہتے ہیں

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ہشتم ص ۴۲۲

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بھارت، شیعہ تھیالوجی ڈیپارٹمنٹ کی انچارج پروفیسر رشیدہ رضیہ جعفری نے خود شیعی فرقوں کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

غالی:۔ وہ فرقہ ہے جو حضرت امیر المومنین کو خدا مانتا ہے۔

مفوضہ:۔ اس فرقہ کا یہ مذہب ہے کہ خدا نے صرف جناب محمد مصطفےٰ اور حضرت علی کو پیدا کیا، پھر وہ بیکار ہو گیا اور اس نے تمام دنیا کا انتظام انہی دو بزرگوں کے سپرد کر دیا ہے۔ وہی جسے چاہتے ہیں مارتے ہیں۔ انہوں نے ہی سارے عالم کو پیدا کیا۔ یہی دونوں رزق دیتے ہیں۔

علویہ:۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وحی پہنچانے میں جبرائیل سے غلطی ہوئی علی کی بجائے محمد مصطفےٰ کو پہنچا دی۔ فرق اسلامی مطبوعہ امامیہ مشن لکھنو ۱۹۵۴ء ص ۳۱-۳۲ ، اسلام اور خمینی مذہب ص ۴۶

خارجیوں کا عقیدہ:۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جو فرقہ مسلمانوں سے الگ ہوا وہ خارجی تھا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قرآن پاک کی آیت سنا کر شرک کا فتویٰ لگایا تھا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے دس ہزار افراد نکل کر الگ ہو گئے اور خارجی کہلائے۔ ان کا کہنا تھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (سورہ یوسف آیت ۴۰) حکم تو اللہ کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے غیر اللہ کے حکم کو مانا پس آپ دونوں مشرک ہو گئے ہیں (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجت قائم کرنے کے لئے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا جنہوں نے جا کر خارجیوں سے گفتگو کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ﴿سورۃ النساء آیت ۳۵﴾ اور اگر تم کو شوہر اور بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کروانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا۔ جب لڑنے والے میاں بیوی اپنے اختلاف کو مٹانے کے لئے پنچ و حکم مقرر کر سکتے ہے تو حضرت علی اور حضرت معاویہ نے حکم مقرر کر لئے تو شرک کیوں ہوا؟ یہ بات سن کر پانچ ہزار نے توبہ کر لی لیکن پانچ ہزار کے سر پر موت سوار تھی وہ اپنی بات پر اڑے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا حکم دیا اور وہ سب قتل کر دیے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جب تمام خارجیوں کو قتل کر دیا تو خوشی سے نعرہ بلند کیا کہ تمام خارجی ہلاک

ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم ہرگز نہیں ان میں سے بعض اپنی ماؤں کے پیٹ میں ہیں اور بعض اپنے باپوں کی پشت میں ہیں میں نے اپنے نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لوگ گروہ در گروہ نکلیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ دجال مسیح کے ساتھ نکلے گا۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان حق ہے۔ یہ لوگ آج بھی موجود ہیں لیکن ان کے فرقے کا نام کچھ اور ہے۔ پس آپ حضرات جب بھی کسی کو دیکھیں کہ وہ قرآن پاک کی آیت پڑھ کر مسلمان کو مشرک ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے سمجھ لیجئے کہ یہ شخص خارجی ہے خواہ وہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہے یا اہل سنت۔

موجودہ دور کے خارجیوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

جس کا نام محمد یا علی ہے اس کو کسی بات کا اختیار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۱

غور فرمائیں اس عبارت پر نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" رہی بات اختیارات کی تو قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے بے شمار دلائل دیے جا سکتے ہیں۔ اگر دلائل پڑھنے کا ارادہ ہو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ کی کتاب "مالک و مختار نبی" اور "الامن والعلیٰ" کا مطالعہ کیجئے۔ اگر عقلی طور پر جاننا چاہیں تو اتنا ہی کافی ہے کہ یہ لوگ اپنے مولویوں کے لئے بلکہ خود اپنے لئے بے شمار اختیارات ثابت کرتے ہیں مثلاً کھانے پینے کا اختیار، چلنے پھرنے کا اختیار، اٹھنے بیٹھنے کا اختیار، بیوی بچوں کو نان و نفقہ دینے کا اختیار، بیوی بچوں کو مارنے کا اختیار، بیوی کو طلاق دینے کا اختیار، رائے ونڈ جانے کا اختیار، سہ روزہ اور چالیس روزہ لگانے کا اختیار، سر منڈانے کا اختیار وغیرہ حتیٰ کہ تقویۃ الایمان کے شروع میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کے تعارف میں لکھا ہے کہ "آپ نے کم کھانے اور سونے کی بھی مشق کی تھی نیند پر اتنا قابو پا لیا تھا کہ جب

چاہیں سو جائیں اور جب چاہیں جاگ اٹھیں" (تقویۃ الایمان ص ۵) اور حضور ﷺ اور امیر المومنین کے اختیارات کی بات آئے تو کہہ دیتے ہیں انہیں کسی بات کا اختیار نہیں (معاذ اللہ)

وہابیوں کا ذکر:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔ بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الفتن ص ۷۷۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگ عرض گزار ہوئے ہمارے نجد میں بھی، آپ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ہمارے نجد میں بھی، میرے خیال میں تیسری مرتبہ فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور شیطان کا سینگ (وہابیت) وہیں سے نکلے گا۔

مذکورہ حدیث مبارکہ پڑھنے کے بعد شائد کوئی کہہ دے، کیا ثبوت ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ وہابی ہیں؟ تو آیئے اس کے ثبوت میں ایک اور حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ والْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ قِيْلَ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ سِيْمَاهُمُ

التَّحْلِيْقُ اَوْ قَالَ التَّسْبِيْدُ ۔ بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب التوحید باب ۱۲۸۸ ص ۹۷۶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرق[1] کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس لوٹ نہ آئے، پوچھا گیا ان کی نشانی کیا ہے فرمایا ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے:۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب مرتدین اور فسادیوں کے قتل کا بیان ص ۲۵۵

لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے فرمایا سر منڈانا۔ ابوداود

سر منڈانا کس فرقے کی نشانی ہے:۔

سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

وفی قوله ﷺ سيماهم التحليق تنصيص على هولاء القوم الخارجين من المشرق التابعين لمحمد بن عبد الوهاب فيما ابدعه لانهم كانوا يامرون من اتبعهم ان يحلق راسه لايتركونه يفرق مجلسهم اذا تبعهم حتى يحلقوا راسه ولم يقع مثل ذلک قط من احد من الفرق الضلالة التى مضت قبلهم ان يلتزموا مثل ذلک فالحديث صريح فيهم و كان السيد عبد الرحمن الاهدل مفتى زبيد يقول لا يحتاج التاليف فى الرد على بن عبد الوهاب بل يكفى فى الرد عليه قوله ﷺ سيماهم التحليق فانه لم يفعله احد من المبتدعة و كان

---

[1] نجد مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب ہے۔

محمد بن عبد الوهاب يامر ايضا بحلق روس النساء اللاتي يتبعنه فاقامت عليه الحجة مرة امراة دخلت في دينه وجددت اسلامها على زعمه فامر بحلق راسها فقالت له لم تامر بحلق راس للرجال فلو امرتهم بحلق اللحى اساغ لك ان تامر بحلق روس النساء لان شعر الراس للنساء بمنزلة اللحية للرجال فبهت الذى كفر ولم يجد لها جوابا۔ خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام ص ۳۳۴

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان (وہابیوں) کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سر منڈائیں گے، یہ نص صریح ہے ان لوگوں پر جو عرب کی مشرق جانب سے ظاہر ہوئے اور جنہوں نے محمد بن عبد الوہاب کی پیروی کی، کیونکہ محمد بن عبد الوہاب اپنے پیروکاروں کو سر منڈانے کا حکم دیتا تھا اور زائرین مدینہ کی اس وقت تک اس سے جان نہیں چھوٹتی تھی جب تک وہ سر نہیں منڈا لیتے تھے۔

اس سے پہلے جتنے بھی فرقے گزرے ہیں ان میں سے کوئی بھی فرقہ سر منڈانے کا التزام نہیں کرتا تھا۔ پس اس حدیث صحیح میں جن بدعقیدہ اور دین سے نکلنے والے لوگوں کی خبر دی گئی ہے اس کے مصداق صرف شیخ نجدی کے پیروکار ہیں۔ اسی وجہ سے سید عبدالرحمٰن الاہدل مفتی زبید کہتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب کی گمراہی اور دین سے خروج پر کوئی علیحدہ اور مستقل دلیل لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے فرقے کے بطلان کے لئے یہ امر کافی ہے کہ انہوں نے سر منڈانا اپنا شعار بنالیا ہے بلکہ ان کے رد کے لئے یہ کافی ہے کہ محمد بن عبدالوہاب تو ان عورتوں کے بھی بال منڈوا دینا چاہتا تھا جو اس سے بیعت کے لئے آتی تھیں۔

ایک مرتبہ ایک عورت اس کے نئے دین میں داخل ہوئی اور پچھلے اسلام سے تائب ہوئی محمد بن عبدالوہاب نے اس کے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا۔ اس عورت نے کہا تم مردوں کے صرف سر کے بال منڈوانے پر کیوں اکتفا کرتے ہو، اگر تم ان کی داڑھیاں بھی منڈوا دو تو تم کو یہ حق پہنچتا ہے کہ تم ہمارے سر کے بال کٹوا دو، کیونکہ عورتوں کے سر کے بال بمنزلہ مردوں کی

داڑھیوں کے ہیں۔ اس عورت کی یہ بات سن کر شیخ نجدی مبہوت رہ گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ تاریخ نجد و حجاز ص ۱۴۸۔۱۴۹

مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الدرر السنیۃ" یا مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخ نجد و حجاز" کا مطالعہ مفید ہوگا۔

دیوبندیوں کا ذکر:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب الاعتصام ص ۵۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہونگے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو تم نے سنی نہ تمہارے باپ دادوں نے ان کو اپنے سے اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھنا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

توجہ فرمائیں دیوبندیوں کی ان باتوں پر جو نہ ہم نے کبھی سنی نہ ہمارے باپ دادا نے:

۱۔ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ تقویۃ الایمان ص ۲۵ (مولوی اسمٰعیل دہلوی بانی فرقہ دیوبند)

۲۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویۃ الایمان۔ ص ۷۹

۳۔ اولیاء وانبیاء امام وامام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ تقویۃ الایمان ص ۸۳

۴۔ حضور ﷺ پر جھوٹ باندھا کہ (فرمایا) میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ

الایمان ص ۸۴

۵۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص (خصوصیت) ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم (چوپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے۔ حفظ الایمان ص ۱۳ (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

۶۔ اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ (ﷺ) کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہہ دیا؟

براہین قاطعہ ص ۷ (خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی)

۷۔ نبی کریم ﷺ کو اردو زبان اس وقت آئی تھی جب علماء مدرسہ دیوبند سے آپ کا معاملہ ہوا۔ ایضاً ص ۳۰

۸۔ نبی کریم ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ ایضاً ص ۵۵

۹۔ شیطان اور ملک الموت کا علم نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہے۔ ایضاً ص ۵۵

۱۰۔ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

تحذیر الناس ص ۷ (مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی بانی مدرسہ دیوبند)

۱۱۔ بلکہ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ایضاً ص ۳۴

۱۲۔ کذب داخلِ تحت قدرت باری تعالیٰ جلَّ وعلیٰ ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۷ (مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی) یعنی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے۔

۱۳۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔ ایضاً ص ۱۰۴

معزز قارئین! صرف انہی چند باتوں پر اکتفا کیا گیا ہے ان لوگوں کے مزید اعمال و عقائد اور ان کا رد جاننا چاہیں تو فقیر کی کتاب "مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ" کا مطالعہ کیجئے۔

مذکورہ تمام باتیں نہ کبھی ہم نے سنی تھیں نہ ہمارے باپ دادا نے۔ لہٰذا ضروری ہے ہم اپنے آپ کو ان لوگوں سے دور رکھیں اور ان لوگوں کو اپنے آپ سے دور رکھیں کہیں یہ لوگ ہمیں گمراہ نہ کر دیں۔

علاوہ ازیں سر منڈانا دیوبندیوں کا بھی شعار ہے۔ رائے ونڈ کے اجتماع کو دیکھ لیں اس اجتماع میں آپ کو پچاس فیصد سے زائد ایسے دیوبندی نظر آئیں گے جنہوں نے اپنے سر منڈائے ہوں گے۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرم رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے:۔

"سر روڈا، گردن موٹی تے ٹُھّن چھوٹی، اِک ہتھ وچ چھٹنگ دوسرے وچ لوٹا، موڈھے تے بسترا، مُچھاں تے اُسترا، انج لگدا اے جیویں ہوی تال اَدھ وٹڈ کے نکلے ہوندے نے"۔

محترم اسلامی بھائیو! ابن سعود نے جب نجد وحجاز پر غاصبانہ قبضہ کیا اور اس خطے کا نام سلطنت عثمانیہ سے بدل کر سعودی عرب رکھا گیا تو یہ کوشش شروع کر دی گئی کہ عرب سے باہر بھی وہابیت کو فروغ ملنا چاہیے۔ چنانچہ برٹش گورنمنٹ کی سرپرستی میں متحدہ ہندوستان میں بھی وہابیت کو پھیلانے کی کوشش شروع ہو گئی۔ عرب میں چونکہ تلوار کے زور پر وہابیت پھیلائی گئی تھی۔ جو شخص اس نئے دین کا انکار کرتا ابن عبدالوہاب اسے قتل کروا دیتا۔ جبکہ متحدہ ہندوستان میں کچھ مذہبی آزادی تھی لہٰذا مسلمان جب کسی کو دیکھتے کہ ٹانگیں کھول کر، سینہ تان کر، گلے کے قریب ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے، نماز کے دوران بار بار اپنے ہاتھوں کو اٹھا رہا ہے اور چیخ مار کر آمین کہہ رہا ہے، دور سے دیکھ کر ہی پہچان جاتے کہ یہ وہابی ہے اور اس کے قریب نہ جاتے۔ اس بات سے حکومت برطانیہ کو اپنے مقصد میں کامیابی ہوتی دکھائی نہ دی تو ایک شخص کو کھڑا کیا گیا جو

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے کا ایک فرد تھا۔ اسے ایک خاص سازش کے
تحت عرب بھیجا گیا جہاں اس شخص نے ابن عبدالوہاب کی کتاب ''کتاب التوحید'' کا مطالعہ کیا
اور ہندوستان آکر کتاب التوحید کا خلاصہ ''تقویۃ الایمان'' نامی کتاب لکھی۔ حکومت برطانیہ کی
سازش بھی یہی تھی کہ لوگ غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک نہیں آتے لہٰذا کوئی ایسا شخص ہو جس کے
عقائد تو وہابیوں والے ہوں لیکن اعمال اہل سنت کی طرح ہوں یعنی گلابی وہابی تاکہ لوگ اسے
اہل سنت سمجھ کر اس کے قریب آئیں اور وہ ان بھولے بھالے لوگوں کو اپنے دام میں پھنسا کر
وہابی بنالے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیوبندی اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت ہی کہتے ہیں، خود کو
امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد کہلواتے ہیں لیکن ان لوگوں کے تمام عقائد وہابیوں جیسے ہیں۔

بُری گل دا بُرا انجام ہوندا برا عمل کمایئے تے بُری گل اے
بُریاں محفلاں تے بُریاں عادتاں توں جے نہ دامن چھڑایئے تے بُری گل اے
توبہ توبہ تیزاب دیاں بوتلاں تے لیبل عطر دا لایئے تے بُری گل اے
اندروں دیوبندیت دا بورڈ لا کے باہروں سُنی کہایئے تے بُری گل اے

قادیانیوں کا ذکر:۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔
وَاِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم ص ۱۱۴

اور میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی
ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حرفِ آخر:۔

حضرات محترم! بات قدرے طویل ہوگئی میں عرض کر رہا تھا کہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے ہر گمراہ فرقے کی خبر دی، ہمارے پاس علم پہنچا، یا نہیں یہ بات علیحدہ ہے۔ نبی کریم
ﷺ نے قیامت تک آنے والی تمام باتوں کی، تمام نشانیوں کی، اور تمام فرقوں کی خبر دے دی
اس لئے کہ میرے رسول اکرم ﷺ کو کائنات کی ہر شے کا علم تھا۔ اگر قل، تیجہ، ساتہ، چہلم،
برسی، عرس، گیارہویں میلاد وغیرہ ایصال ثواب کی تمام محافل بری ہوتیں اور ایصال ثواب کا کھانا
حرام ہوتا تو یقیناً میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ضرور ارشاد فرماتے کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ
ہوں گے جو قل کے چنے کھائیں گے تیجہ، ساتہ چہلم، برسی کا کھانا کھائیں گے، عرس کا تبرک
کھائیں گے، گیارہویں کی کھیر کھائیں گے اور میلاد کی مٹھائی کھائیں گے لہٰذا ان سے بچتے رہنا
کہیں وہ تمہیں بھی بدعتی اور حرام کھانے والا نہ بنا دیں۔ ایسی بات میرے نبی نے کہیں بھی ارشاد
نہیں فرمائی۔ پس ثابت ہوا کہ مذکورہ محافل نہ تو بدعت ہیں اور نہ ہی ایصال ثواب کا کھانا حرام،
یہ محفلیں تو گنہگار کے لئے مغفرت کا سبب اور نیکوکار کے لئے درجات کی بلندی کا باعث
ہیں، ان محافل پر خرچ کرنا اللہ کی راہ میں ہی خرچ کرنا ہے، ان محافل کا اہتمام اللہ کی رضا کا سبب
ہے۔

اللہ رب العزۃ کا ہم اہل سنت و جماعت پر بڑا ہی فضل و کرم ہے کہ انتقال کے بعد بھی
ہمارے نامہ اعمال میں نیکیوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا اور لگاتار ہمارے نیک اعمال میں اضافہ
ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب کسی سنی مسلمان کا انتقال ہوتا ہے، نماز جنازہ کے بعد امام صاحب فرماتے
ہیں کہ تمام جنازے کے شرکاء اول آخر درود پاک پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ
الاخلاص پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کر دیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسلمان کے جنازے میں

تقریبا تین چار سو افراد شریک ہو جاتے ہیں۔ فرض کریں کہ تین سو افراد نے نماز جنازہ پڑھی، نماز جنازہ کے بعد تمام حضرات نے امام صاحب کے کہے پر عمل کیا، میت کے لئے چھ سو مرتبہ درود شریف، تین سو مرتبہ سورۃ الفاتحہ، نو سو مرتبہ سورۃ الاخلاص اور بارہ سو مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھی گئی (ہر سورت سے قبل بسم اللہ شریف پڑھی جاتی ہے)۔ نماز جنازہ کے بعد میت کو دفنانے کے لئے قبرستان لیکر گئے، راستے میں چلتے ہوئے بھی جنازے کے شرکاء ذکر و اذکار کرتے رہے، میت کو دفنانے کے بعد بھی کچھ لوگ قبر پر تلاوت کرتے رہے، دفن سے فارغ ہونے کے بعد امام صاحب نے پھر جنازے کے شرکاء سے اول آخر درود شریف پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کرنے کی درخواست کی۔ قبرستان سے باہر نکلے تو پھر میت کو ایصال ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، گھر پہنچے تو پھر میت کو ایصال ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، جو شخص بھی تعزیت کو آتا میت کو ایصال ثواب کرتا اور اس کے لئے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کی جاتی، اگلے دن قل خوانی ہوئی، چنوں پر تقریبا ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف پڑھا گیا اور دیگر ذکر اذکار کر کے میت کو ایصال ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، روزانہ چالیس دن تک میت کو ایصال ثواب کرنے کے لئے ختم شریف پڑھا گیا اور کھانا کھلایا گیا، تیجہ پر لوگ اکٹھے ہوئے اجتماعی طور پر میت کو ایصال ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، ساتہ پر بھی یہی عمل ہوا چہلم پر بھی، بہت سے مسلمان اکٹھے ہوئے اور سب نے اجتماعی طور پر ذکر و اذکار کیا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کی، حتّٰی کہ یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ایک بھی مسلمان اس دنیا میں موجود ہو کیونکہ مسلمان جب اپنے فوت شدہ عزیز کو ایصال ثواب کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی دعا کرتا ہے، یا اللہ جو کچھ بھی حاضرین نے پڑھا اس کا ثواب حضور ﷺ کی ساری امت کو پیش

غور فرمایا آپ حضرات نے کہ بندہ مومن کے چہلم تک اس کے نامہ اعمال میں اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں کہ شائد اس نے تمام عمر اتنی نیکیاں نہ کی ہوں۔ آپ یہ بھی جان چکے کہ اللہ رب العزۃ اگر چاہے تو اپنے فضل و کرم سے ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کے ثواب پر یا چند مرتبہ درود پاک کے ثواب پر بندہ مومن کی مغفرت فرما دے۔ لہٰذا اس قدر نیکیوں پر بھی ہمارا اپنے رب پر قوی گمان ہے کہ وصال شدہ مسلمان کی مغفرت فرما دے گا۔ وہ لوگ جو ایصال ثواب کی ان محافل کو ناجائز کہہ کر نہ صرف یہ کہ خود نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ اپنی میت کے ساتھ بھی ظلم کرتے ہیں۔

آپ نے گزشتہ اوراق پر یہ بھی پڑھا کہ میت کی مثال ڈوبتے ہوئے فریادی کی سی ہے کہ ماں، باپ، بھائی اور دوست کی دعا کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ جو لوگ اپنے وصال شدگان کو نہ ایصال ثواب کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے دعائے مغفرت کرتے ہیں گویا ان کی مثال ایسی ہے کہ ان کا رشتہ دار ڈوب رہا ہے تو ڈوبتا رہے ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرم رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے:۔ ”مر گیا مردود جس دا فاتحہ نہ درود، پھوپھکا درگاہ دا دھکا“۔

پیارے مسلمان بھائیو! میرا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ   سورۃ التوبہ آیت ۶۷

منافق مرد اور منافق عورتیں ان سب کی ایک ہی چال ہے برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:۔

اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔

اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ ص ۵۴

بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو، یا فرمایا امت محمد (ﷺ) کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

اور ارشاد فرمایا:۔

اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ ایضا

(اہل حق کے) بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو الگ رہا وہ الگ ہی دوزخ میں جائے گا۔

اور فرمایا:۔ مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ ۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

آپ حضرات نے اللہ عزّ وجلّ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو پڑھا کہ جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے تو مسلمان قل، تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی، عرس، چھٹی، گیارہویں، رجب کے کونڈے، محرم کا کھچڑا اور پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ کے میلاد کو اچھا جانتے ہیں پس یہ تمام کام اللہ رب العزۃ کے نزدیک بھی اچھے ہیں اور اچھے کاموں سے روکنا ازروئے قرآن منافق کی علامت ہے۔ جو لوگ ان اچھے کاموں سے روکتے ہیں وہ مسلمانوں کی

راہ سے ہٹ چکے اور جو مسلمانوں کی راہ سے ہٹ جائے اس کے متعلق میرے رب نے فرمایا کہ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔ آپ نے یہ بھی پڑھا کہ حضور ﷺ کی امت گمراہی پر متفق نہ ہوگی پس نبی کریم ﷺ کے جو امتی ان امور خیر کو بجا لاتے ہیں وہ گمراہ نہیں بلکہ گمراہ وہ ہیں جو ان اچھے کاموں سے روکتے ہیں کیونکہ بڑے گروہ کی پیروی کا حکم خود میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے اور الحمد للہ اس وقت حضور ﷺ کی امت کا سب سے بڑا گروہ وہی ہے جسے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کہا جاتا ہے اور اسی سواد اعظم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے اور جو اس جماعت سے علیحدہ ہوا وہ الگ ہی جہنم میں جائے گا۔

آخر میں ایصال ثواب سے منع کرنے والوں کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نہ اتاریں، مسلمانوں کی راہ سے جدا نہ ہوں، لوگوں کو اچھے کاموں سے منع نہ کریں، اہل سنت و جماعت کی پیروی کریں اور اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے جہنم کا ایندھن نہ بنیں، کیونکہ اولیاء اللہ کی یہی جماعت ہے کسی اور فرقہ میں کوئی ولی نہیں ہوا، جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں وہ تمام اسی راستے پر تھے جس راستے پر اہل سنت و جماعت ہیں۔

یا اللہ عزّ وجلّ ایصالِ ثواب کرنے والوں کو اخلاص اور استقامت عطا فرما، ایصال ثواب کا انکار کرنے والوں کو ہدایت عطا فرما، تمام امت مسلمہ کو متحد اور متفق فرما اور حضور ﷺ کے غلاموں کے دشمنوں کو دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسوا فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ۔

فاتحہ کا طریقہ

شیرینی، کھانا، پھل یا گھر میں جو کچھ حلال وطیب موجود ہے سامنے رکھیں پانی ساتھ ضرور رکھیں اگر کسی غریب مسلمان کو کچھ بھی میسر نہیں تو صرف پانی ہی رکھ کر ختم دلائے، ختم شریف ہو جائے گا۔ باوضو، کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے دوزانو بیٹھیں اور پڑھنا شروع کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قرآن پاک کا کوئی ایک رکوع پڑھیں۔ اگر نہیں یاد تو سورۃ الکافرون سے شروع کریں اور ایک مرتبہ سورۃ الکافرون پڑھیں۔ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

پھر تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ سورت شروع کرنے سے پہلے ہر مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ پھر ایک مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ایک مرتبہ سورۃ الناس پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰہِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝ ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمین۔ ایک مرتبہ سورۃ

البقرۃ کا شروع پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الٓمّٓ ۝ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ ق وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اس کے بعد یہ آیات پڑھیں۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۝ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۝ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط اگر وقت ہو تو درود تاج ایک مرتبہ پڑھیں ورنہ ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ درود پاک کے بعد پڑھیں:۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

آخر میں اللہ رب العزۃ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

یا رَبَّ الْعٰلَمِیْن! ہم سب کا اس محفل میں اکٹھے ہونا، تلاوت کرنا، نعت شریف پڑھنا، بیان کرنا اور سننا، صلوٰۃ وسلام پڑھنا، ختم شریف پڑھنا اور حاضر طعام (لنگر، شیرینی وغیرہ) کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرما۔ یا اللہ! قبول فرما کر اپنی شان کے مطابق اجر ثواب عطا فرما۔ یا اللہ! سب سے پہلے یہ ثواب تیرے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تمام انبیاء کرام کو اس کا ثواب پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! حضور ﷺ کے والدین کریمین، خلفاء راشدین، اہل بیت، تمام

صحابہ کرام، تابعین، آئمہ مجتہدین، تبع تابعین، غوث، قطب، ابدال، اُوتاد، اولیاء اللہ، تمام مومنین، مومنات، مسلمین، مسلمات، سب کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ (اگر گیارہویں شریف کا ختم ہو تو کہیں) یا اللہ! بالخصوص حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ ان کے درجات کو بلند فرما۔ (اگر بندہ مومن کو ایصال ثواب کیا جارہا ہو تو یوں دعا کریں) یا اللہ! بالخصوص حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے فلاں کو اس کا ثواب پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! فلاں کی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔ یا اللہ! فلاں کے درجات کو بلند فرما۔ یا اللہ! بتقاضائے بشریت فلاں سے جو گناہ سرزد ہوئے، حضور ﷺ کا صدقہ انہیں معاف فرما کر نیکیوں میں تبدیل فرما۔ (اگر بندہ مومن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہو تو کہیں) یا اللہ! فلاں کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں جب تک زندہ رکھ اسلام پر زندہ رکھ۔ یا اللہ! جب ہمارا آخری وقت ہو ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمانا۔ یا اللہ! جب ہم قبر میں جائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہچان عطا فرمانا۔ یا اللہ! ہم سب کو نکیرین کے صحیح جواب دینے کی توفیق عطا فرمانا۔ یا اللہ! بروز قیامت ہمیں حضور ﷺ کی شفاعت عطا فرمانا۔ یا اللہ! ہمیں میدان محشر میں حضور ﷺ کے دست مبارک سے حوض کوثر سے پیالے بھر بھر کر پینے کی سعادت عطا فرمانا۔ یا اللہ! ہم سب کو بغیر حساب، بغیر عتاب، بخیر عافیت پل صراط سے گزار کر جنت میں داخل فرمانا۔ مذکورہ دعا کے علاوہ جو بھی دعا مانگنا چاہیں مانگیں۔ اگر یہ دعا یاد نہ کر سکیں تو اتنا ہی کافی ہے کہ یا اللہ! جو کچھ بھی پڑھا گیا اور جو طعام حاضر کیا گیا اس کا ثواب حضور ﷺ اور آپ کی ساری امت کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! بالخصوص نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے فلاں کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ امین

مصنف کی دیگر قابل مطالعہ کتب

کتاب	تفصیل
1۔ اربعین بخاری	مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت پر بخاری شریف سے 32 موضوعات پر چالیس احادیث
2۔ سفر آخرت	مرض الموت سے لے کر دفن کے بعد ایصال ثواب تک کے معاملات
3۔ نکتۂ توحید	عقیدہ توحید اور حقیقت شرک کو سمجھنے کے لئے آسان اور مدلل کتاب
4۔ بدعت کیا ہے ؟	بدعت کی حقیقت جاننے کے لئے مدلل کتاب
5۔ مردے سنتے ہیں	مردوں کی سماعت، بصارت، پہچان اور کلام کرنے کا آیات مبارکہ، احادیث مبارکہ اور دیگر مستند کتب سے ثبوت
6۔ اَلذِّکْرُ بَعْدَ الصَّلٰوۃ	فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت
7۔ نور کے جلوے	حضور ﷺ کی نورانیت پر قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور دیگر مستند کتب سے مضبوط دلائل پر مشتمل کتاب
8۔ کتاب العلم	علم اور علماء کے فضائل پر آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور دیگر مستند دلائل پر مشتمل کتاب
9۔ اسباب مغفرت	ایصال ثواب کے موضوع پر آیات قرآنی، احادیث مبارکہ، عقلی و نقلی دلائل پر مشتمل آسان فہم، مفصل اور مدلل کتاب

ملنے کا پتہ:۔ مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور فون۔ 7225605

محمد عمیر قادری، عامر میڈیکل سٹور، بخاری مارکیٹ نزد وحدت کالونی، لاہور

حاجی مختار احمد، سٹار ورکنگ ہاؤس ہولڈ پروڈکٹس، موہلنوال، 25 کلومیٹر ملتان روڈ، لاہور

فون۔ 7044040۔7541769۔7541768